صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 08 مئی 2012ء بمطابق 16 جمادی الثانی 1433ہجری بعد از دوپہر چار بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ ز وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ط اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ز وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ0 وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمِ۔

(ترجمہ): اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کیلئے پوری پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے والے رہو اور خاص لوگوں کی عداوت تمھارے لئے اس کو باعث نہ ہو جاوے کہ تم عدل نہ کرو. عدل کیا کرو کہ وہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمھارے سب اعمال کی پوری اطلاع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے جو ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے کام کئے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے مغفرت اور ثواب عظیم ہے۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

Mr. Acting Speaker: 'Question's Hour:' Janab Mufti Kifayatullah Sahib, the honourable MPA, Question number please.

مفتی کفایت اللہ: یو منت جی، شکریہ۔ دا سوال نمبر 22 دے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کو ئسچین نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: بائیس جی، بائیس۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

* 22 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چیف کنزرویٹر محکمہ جنگلات اور محکمہ کے دوسرے افسران صوبے میں مختلف قسم کے دورے کرتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ افسران کے گزشتہ سال کے دوروں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واحد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات): (الف) ہاں یہ درست ہے۔ چیف کنزرویٹر محکمہ جنگلات اور محکمہ کے دوسرے افسران قواعد وضوابط کے مطابق جنگلات اور کمیونٹی کے دورے کرتے ہیں۔

(ب) ان دوروں کی تفصیل کا گزیٹڈ افسران کی ماہانہ ڈائریوں میں ذکر ہوتا ہے۔ ان دستاویزات کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور ان کی نقولات کی تعداد ہزاروں میں ہوگی۔ معزز ارکان اسمبلی کا ایک محتاط اندازے کے مطابق اس سوال کے جواب پر نقولات کا خرچہ لاکھوں روپوں میں ہوگا، لہذا معزز رکن اسمبلی جناب مفتی کفایت اللہ صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی سے درخواست ہے کہ وہ کسی وقت چیف کنزرویٹر فارسٹ کے دفتر میں تشریف لاکر ان دورہ جات کی تفصیل ملاحظہ فرما سکتے ہیں یا ہم ڈیپارٹمنٹ والے کسی وقت فاضل رکن کی خدمت میں جہاں چاہیں پیش کر سکتے ہیں۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question please?

مفتی کفایت اللہ: نہ جی زہ مطمئن یمہ۔

Mr. Acting Speaker: Mufti Kifayatullah Sahib, the honourable MPA, second Question? اس سے آپ مطمئن ہیں، Question number?

مفتی کفایت اللہ: یہ کوئسچن نمبر 23 ہے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

* 23 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ ماحولیات کو وفاقی حکومت، صوبائی حکومت اور بیرونی ممالک سے امداد ملتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے کتنا فنڈ حاصل کیا ہے؛

(ii) جہاں جہاں یہ فنڈ خرچ کیا گیا ہے، اس کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات وماحولیات): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) (i) گزشتہ تین سالوں میں محکمہ جنگلی حیات صوبہ خیبر پختونخوا کو وفاقی اور صوبائی حکومت سے ملنے والے فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	صوبائی حکومت سے ملنے والا فنڈ	وفاقی حکومت سے ملنے والا فنڈ
2007-08	127.5 ملین روپے ہیں	12.01 ملین روپے ہیں
2008-09	181.1 ملین روپے ہیں	6.96 ملین روپے ہیں
2009-10	209.1 ملین روپے ہیں	6.282 ملین روپے ہیں
ٹوٹل	517.708 ملین روپے ہیں	25.252 ملین روپے ہیں۔

مندرجہ بالا فنڈ کے خرچ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question?

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں، میں نے اس پہ سپلیمنٹری یہ پوچھنا ہے کہ ہمارے وزیر ماحولیات، چار سال گزر گئے، اوس خو ما زیکر دے جی، تو میں ان سے شروع میں بھی یہ کہتا رہا کہ کوئی ایسی جامع پالیسی بنائیں تاکہ بہت سارے ممالک ایسے ہیں کہ وہ عام طور پر ہماری امداد تو نہیں کرتے لیکن Environment میں کرتے ہیں، تحفظ ماحولیات میں کرتے ہیں، وائلڈ لائف میں کرتے ہیں اور بہت عجیب عجیب پرندے اور حیوانات ہیں تو وہ انہوں نے نہیں دی؟ تو میری گزارش یہ ہے کہ اس میں وزیر صاحب ہمیں بتائیں کہ آئندہ جو کچھ Tenure باقی ہے، اس کے اندر ان کا کیا ارادہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب واجد علی خان صاحب، پلیز۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالستار صاحب،پلیز۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو،جناب سپیکر۔ یہ مفتی صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے، میں اس میں سپلیمنٹری سوال لانا چاہتا ہوں۔جناب سپیکر! ماحولیات کے حوالے سے، فارسٹ کے حوالے سے اور وائلڈ لائف کی جو کنزرویشن کے حوالے سے ایک سوال آیا تھا،اس سے پہلے اسمبلی فلور پہ، جس میں کوہستان سے ایک کروڑ ستائیس لاکھ مکسر فٹ مال جو 1976 کے بعد آج تک آیا ہے، 92ء کے بعد اس کا Scientific management جو پلان ہوتا ہے ہمارے فارسٹ کے جنگلات میں، اس پر Ban لگایا گیااور وقتاًفوقتاً مختلف حالات میں ایک Illicit cut timber policy دی گئی، جس سے وہاں کا جو مال ہے، پڑا ہوا مال، اس کو نکالا گیا۔ اب چونکہ ان دو شعبوں میں کوہستان میں Potential بھی ہے، وائلڈ لائف کے لحاظ سے بھی اور اس میں Conservation of wildlife scheme in Kohistan ایک پراجیکٹ بھی تھا جو پانچ سال چلا، پھر اس پراجیکٹ کو ختم کیا گیا۔ ایک اس کی وجوہات بتائی جائیں کہ اس پراجیکٹ کو کیوں نہیں چلایا؟ کیونکہ ہمارے تمام صوبے میں جو وائلڈ لائف کی Diversities ہیں، وہ کوہستان میں پائی جاتی ہیں اور اس میں بہت سے دنیا میں نایاب ترین جانور اور پرندے، .Ibex اور Trogon مرغ زرین، اس کی کنزرویشن میں یہ پراجیکٹ کام کر رہا تھا، اس کو ختم کیا گیا، ایک اس کی وجوہات بتائی جائیں؟ دوسرا جو Scientific management پلان ہے، جس کی اسی اسمبلی فلور پہ جناب منسٹر صاحب نے Commitment کی تھی کہ ہم آئندہ اس کی Illegal cutting جو ہے، اس کو روکیں گے اور اس کیلئے ہم ایک طریقہ کار وضع کریں گے، اس بارے میں بھی اس ہاؤس کو بتائیں تو میرے خیال میں یہ ہمارے لئے بہتر ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: ستار صاحب! یہ آپ کا سپلیمنٹری کوئسچن تو Main Question سے بہت بڑا ہے۔

جناب عبدالستار خان: بڑا ہے تو سر، Environment بھی تو بہت بڑا Global subject ہے سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: واجد علی صاحب،پلیز۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: محترم سپیکر صاحب ! زمونږ مفتی صاحب ډیر اهم سوال فلور ته راوړے دے جی او یقیناً چي Environment چي دے یا ماحول چي دے

دا د یو ملک د پارہ، د خلقو د پارہ یو ډیر اهم او ضروری شے دے خو دا یواځې ډیپارټمنټ نه نه بلکه دا خو د Collective wisdom تقاضا کوی چې ټول قوم بحیثیت قوم، هغوی د خپل Role چې دے، Input چې دے هغه ورواچوی او ګیر چاپیره ماحول چې دے، هغه ښائسته هم کړی او پاک ئے هم کړی خو بهرحال بیا هم چې کوم سوال دوئ کړے دے نو د هغې مطابق مونږ دوئ ته یو مکمل جواب ورکړے دے او کوشش زمونږ دا دے چه مونږه مزید دا کوم ډیپارټمنټ ښه کولے شو د ماحول مطابق یا د فارسټ مطابق نو پروسږ کال هغه میګاپراجیکټس چې دی، هغه مونږه Proposed کړی دی او واړه پراجیکټس چې دی، هغه مونږه د دې نه ویستی دی او کوشش مو دا دے چې هغه ښکاره هم شی، Visible شی ځکه چې دا واړه واړه سکیمونه ښکاره کیږی نه، نو هر یو سرکل ته تقریباً 440 ملین روپۍ چې دی، هغه Propose شوی دی په اے ډی پی کښې او د هغې مطابق چې دې مونږ د غټ پراجیکټ کوشش دا کوؤ چې هغه مونږه په وجود کښې راولو۔ دویمه خبره چې ده هغه ستار خان وکړله، دا خو نوے سوال دے خو بهرحال زه به ئې جواب ورکړمه۔ یو خو دا دے Scientific management باندې چې دوئ خبره وکړه نو هغه کابینې یؤ کمیټی جوړه کړې ده او کابینې هغه خپل کار چې دے، هغه سب کمیټی، هغې خپل رپورټ چې دے هغه Submit کړے دے او د هغې رپورټ مطابق سمری چې ده، هغه جوړوی او انشاء اللّٰه تعالیٰ Coming چې کوم کیبنټ میټنګ وی نو هغې ته به انشاء اللّٰه تعالیٰ هغه مونږه مخکښې کوؤ، مزید به په هغې باندې کیبنټ خپل کار کوی۔ بله خبره دوئ د پراجیکټ متعلق وکړه نو که د دې متعلق دوئ خپل یؤ سوال راوړی نو دوئ له به مونږه ډیټیل جواب ورکړو چې هغه پراجیکټ څه وو، د چا په تعاون باندې چلیدو او ولې ختم شو، څه وجوهات وو؟ نو هغه به بیا هغوی له مونږه یو تفصیلی جواب ورکړو۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Okay. Next Question, Mufti Kifayatullah Sahib, the honourable MPA, please Question number?

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> 23 جی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> 26۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> 23، تئیس۔

جناب قائم مقام سپیکر: 23 تو ہو گیا۔

مفتی کفایت اللہ: اصل میں یہ ہمارے سیکر ٹریٹ والوں نے نمبر غلط کئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: 23 ہو گیا، 26 ہے، Next 24۔24 شته دے نه ما سره۔24 بیا، 26 والا مخکبني دے او 24۔

مفتی کفایت اللہ: نمبر انہوں نے Change کیا ہے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: 24۔

مفتی کفایت اللہ: 23 باقی ہے جی، 22 ہو گیا تھا جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ کا کونسا کوسچن نمبر ہے؟

مفتی کفایت اللہ: 23 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: 23 تو ہو گیا۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، صرف 22 رہ گیا ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: 26 ہے 26، آگے 26۔

مفتی کفایت اللہ: میں نے اس کی تیاری کی ہے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: 26 ہے۔24 ہے آپ کا؟

مفتی کفایت اللہ: میں 23۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: 24 نکالیں، 24۔

مفتی کفایت اللہ: دا سوال دے۔ واجدعلی خان صاحب! کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ محکمہ ماحولیات کو وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت، دي باندي زما تیارے دے، دا تاسو تیر باسو۔اس میں جی، ایک سپلیمنٹری یہ ہے۔جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: انہوں نے لکھا ہے کہ 08-2007 میں ہم کو صوبائی حکومت نے 127.5 ملین دیئے ہیں اور وفاق نے 12 ملین۔ پھر اگلے دو سالوں میں 09-2008 کے اندر 6.96 اور 6.288 تو پہلے سال ان کو ملتے ہیں 12 ملین اور دوسرے سالوں میں 6 ملین۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کفایت الله صاحب! تاسو دا سوال اوګورئ، دا سوال تاسو کوم وایئ؟

مفتی کفایت الله: یره جی دوئ دا نمبرے ګډي وډي کړي دی، جی 23 دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: دا 23 اوشو، دا 26 واخله یا 24 واخله۔

مفتی کفایت الله: ښه جی، دا اجازت راکړئ دا خبره د دوئ وکړی ما ته جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: هں؟

مفتی کفایت الله: د دے اجازت راکړئ، دا خبره د دوئ لږ ما ته وکړی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ښه۔

مفتی کفایت الله: ما هلته کښني جی ډیر تیارے کړے دے، دوئ په اول کښني-----

جناب قائم مقام سپیکر: نو د دي مونږ سره شته دے نه کنه، اوس ته کوم Page وائے، لکه ما ته Page اووایه؟

مفتی کفایت الله: دا Page دے جی، دا جی دوئ لیکلی دے 23 منجانب جناب مفتی کفایت الله، دغه جی۔ اول صفحه ده جی، *کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے؟*

جناب قائم مقام سپیکر: دا خو اوشو کنه۔

مفتی کفایت الله: دیکښي جی دا یو نوي غوندي خبره وه، دي 23 کښني جی چي دوئ په اول کال باندي باره ملین وفاق نه غواړی او په دویم کال باندي چھ او په دریم باندي هم چھ، نو زمونږه دا وزیر خو ډیر قابل سړے دے نو Environment کښني خو ډیر زیات نور کار کول پریوځی نو دوئ بیا څنګه هغه خپل باره ملین حق پریښودو او چھ ته راغلل؟

جناب قائم مقام سپیکر: *جناب واجد علی صاحب۔*

وزیر جنګلات و ماحولیات: محترم سپیکر صاحب! کومي خبري ته چي دوئ اشاره وکړه نو دا په مرکزی لیول باندي چي کوم د دي اے ډی پی وه نو هغه کمه شوي ده۔ د هغي وجه دا ده چي دغه اے ډی پی د Biodiversity conservation، په دیکښي مونږه هزاره چي ده هغه شامله کړي ده او د هغي پراجیکټ په کوهستان

کبني چي کوم مختلف ځناور وو نو دا د هغي پراجيکټ وو، اوس ئے پراجيکټ ختم شوے دے، فيډرل ګورنمنټ هغه پراجيکټ چلولو، نو ځني پراجيکټس چي دی، هغه ختم شوی دی نو د هغي په وجه باندي دا دغه چي دی د هغي هغه اماؤنټ کم شوے دے خو زمونږه صوبائی حکومت د هغي بجټ زيات کړے دے۔ په 08-2007 کبني 127 وو، په 09-2008 کبني 181 دی او 10-2009 کبني 209 ملين، نو زمونږ صوبائی حکومت کوشش دا کړے دے چي هغوی خپل بجټ زيات کړے دے او په هغه حواله باندي ځکه چه د فيډرل ګورنمنټ بجټ، دا پراجيکټ دلته چليدل نو کوم پراجيکټس چه Complete شوی دی نو د هغي په وجه باندي هغي کبني کمے راغلے دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی صاحب! ټهيک دے۔Next کوئسچن، جناب مفتی کفايت الله صاحب، پليز کوئسچن نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: دا 24 دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

* 24 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جنگلات لگانااوران کی حفاظت کرنا محکمہ کی اولین ترجیح ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جنگلات ماحول کو خوشگوار رکھتے ہیں اور زمین کو کٹاؤ سے بچاتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبہ بھر میں جنگلات پر محیط رقبہ کی نشاندہی کی جائے نیز جنگلات کا رقبہ کتنا فیصد ہے؛

(ii) جنگلات کو کٹاؤ سے بچانے اور نئے درخت لگانے کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؛

(iii) کہاں کہاں کتنے رقبے پر درخت لگائے گئے ہیں یا لگائے جارہے ہیں؟ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات وماحولیات): (الف): جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ج) (i) صوبہ خیبر پختونخوا میں جنگلات پر محیط رقبہ مندرجہ ذیل ہے نیز صوبہ میں جنگلات کل رقبے کے 17.4 فیصد پر محیط ہیں۔

جنگلات کی قانونی درجہ بندی	رقبہ (ملین،ہیکٹر)	فیصد	ایو نیو کلو میٹر
ریزروڈ فارسٹ	0.097	6	-
پروٹیکٹیڈ فارسٹ	0.512	29	-
گزارہ فارسٹ	0.549	31	-
دیگر جنگلات/فارم فارسٹری	0.612	34	3260
کل میزان	1.770	100	3260

(ii) صوبہ خیبر پختونخوا میں جنگلات کو کٹاؤ سے بچانے اور نئے درخت لگانے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

1۔ محکمہ جنگلات قانون نافذ کرنے والے اداروں و مقامی آبادی، جنگلات کی مشترکہ کمیٹیوں اور دیہی ترقیاتی تنظیموں کی مدد اور معاونت سے جنگلات کی غیر قانونی کٹائی اور ٹمبر سمگلنگ کے خلاف ایک ہمہ جہت مہم پر عمل درآمد کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 32450 افراد کے خلاف کیسز درج کئے گئے ہیں اور 24748 افراد سے مبلغ 354.628 ملین روپے بطور عوضانہ جرمانہ وصول کیا گیا ہے۔

2۔ صوبہ کی جنگلات اور دیگر قابل تجدید قدرتی وسائل کے بہتر تحفظ اور فروغ کیلئے محکمہ جنگلات میں ایک ڈپٹی / چیف کنزرویٹر بی پی ایس 19 اور ملاکنڈ اور ہزارہ فارسٹ سرکل کیلئے دو عدد اضافی کنزرویٹر آف فارسٹ بی پی ایس 19 کے عہدے بذریعہ ایس این ای منظور اور تعینات کئے ہیں۔

3۔ محکمہ جنگلات جغرافیائی معلومات نظام (GIS) کی ترویج اور استحکام پر عمل پیرا ہے تاکہ جنگلات اور دیگر قدرتی وسائل کے رقبے اور نوعیت میں ردوبدل کو بہتر انداز میں جانچا جاسکے اور ان کی حفاظت کیلئے مؤثر حکمت عملی وضع کی جائے۔

4۔ شعبہ جنگلات میں بہتر حکومتی عملداری اور جنگلات کے تحفظ اور ترقی کیلئے محکمہ جنگلات انتظامی معلوماتی نظام (MIS) پر کام کر رہا ہے جو کہ انشاء اللہ عنقریب قیام پذیر ہو گا۔

5۔ محکمہ جنگلات نے جنگلات کی حفاظت اور ترقی اور ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کیلئے بڑے پیمانے پر عوامی آگاہی مہم اور امور مرتب کئے ہیں۔ اس سلسلے میں صحافیوں، منصوبہ سازوں، امدادی اداروں اور سول سوسائٹی کو بریفنگ دی گئی ہے۔ ماہرین جنگلات نے ریڈیو پاکستان کے ذریعے عوامی آگاہی کیلئے مذاکروں اور

پروگراموں میں شرکت کی تاکہ جنگلات کی افادیت اور وسائل سے عوام کو آگاہ کیا جاسکے۔اسی طرح طلباء کی رہنمائی اور آگاہی کیلئے مختلف تعلیمی اداروں میں تعلیم اور تدریس کا اہتمام کیا گیا ہے۔

6۔ صوبہ میں جنگلات کے بہتر تحفظ اور بقاء کی خاطر فارسٹ سروس کو فارسٹ فورس میں تبدیل کرنے کے عمل پر عملدرآمد جاری ہے۔

7۔ کٹے ہوئے اور نقصان شدہ جنگلات کی بحالی کیلئے صوبہ میں فارسٹ ڈویلپمنٹ فنڈ(FDF) کا اجراء کیا گیا ہے۔

8۔ صوبہ میں جنگلات کی بہتر حفاظت، ترقی اور فروغ کیلئے مربوط اور اشتراکی انتظامی نظام پر عمل درآمد کیا جارہا ہے۔علاوہ ازیں جنگلات کی بہتر انتظام کاری کیلئے نئے اور موزوں قوانین وضع کئے گئے ہیں۔

9۔ محکمہ جنگلات صوبائی اور وفاقی معاونت سے صوبہ کے طول وعرض میں شجرکاری اور جنگلات کی ترقی اور فروغ کیلئے ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کرتا ہے۔اس سلسلے میں محکمہ جنگلات صوبائی ترقیاتی پروگرام کے تحت 43 جاری اور 15 نئے منصوبوں پر عمل درآمد کررہا ہے جن کیلئے رواں مالی سال کے دوران مبلغ 333.491 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔اسی طرح محکمہ وفاقی پی ایس ڈی پی فنڈ کے ذریعے صوبے میں دو عدد منصوبوں پر کام کررہا ہے جس کیلئے رواں مالی سال کے دوران مبلغ 76.433 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ان ترقیاتی منصوبوں کے تحت گزشتہ تین سالوں کے دوران مندرجہ ذیل اہداف حاصل کئے گئے ہیں:

1۔ نرسری۔329.5 ایکڑ

2۔ شجرکاری۔36148 ایکڑ

3۔ تخم ریزی۔8990 ایکڑ

(iii) صوبہ خیبر پختونخوا میں تین سالوں کے دوران لگائے گئے درختوں کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

سال 2007-08

فارسٹ سرکل	اضلاع	تعداد پوداجات (ملین)	رقبہ (ایکڑ)
سدرن	پشاور، چارسدہ، مردان، صوابی، نوشہرہ، کوہاٹ، کرک، بنوں، ڈی آئی خان، ٹانک، لکی مروت، ہنگو	2.781	6393
ہزارہ	ایبٹ آباد، ہری پور، مانسہرہ، بٹگرام، کوہستان	2.435	5598

20855	9.072	مانسہرہ،ایبٹ آباد،بونیر،کوہستان،بٹگرام،شانگلہ	واٹرشیڈ
12864	5.596	سوات،بونیر،اپردیر،لوئردیر،چترال،شانگلہ،ملاکنڈ	ملاکنڈ
45710	19.884	کل پوداجات / رقبہ	

سال 2008-09

رقبہ (ایکڑ)	تعداد پوداجات (ملین)	اضلاع	فارسٹ سرکل
2094	0.911	پشاور، چارسدہ، مردان، صوابی، نوشہرہ، کوہاٹ، کرک،بنوں،ڈی آئی خان،ٹانک،لکی مروت،ہنگو	سدرن
4453	1.937	ایبٹ آباد،ہری پور،مانسہرہ،بٹگرام کوہستان	ہزارہ
17492	7.609	مانسہرہ،ایبٹ آباد،بونیر،کوہستان بٹگرام،شانگلہ	واٹرشیڈ
5811	2.528	سوات،بونیر،اپردیر،لوئردیر،چترال،شانگلہ،ملاکنڈ	ملاکنڈ
28850	12.985	کل پوداجات / رقبہ	

سال 2009-10

رقبہ (ایکڑ)	تعداد پوداجات (ملین)	اضلاع	فارسٹ سرکل
2632	1.145	پشاور، چارسدہ، مردان، صوابی، نوشہرہ، کوہاٹ، کرک،بنوں،ڈی آئی خان،ٹانک،لکی مروت،ہنگو	سدرن
4605	2.003	ایبٹ آباد،ہری پور،مانسہرہ،بٹگرام کوہستان	ہزارہ
6301	2.741	سوات،بونیر،اپردیر،لوئردیر،چترال،شانگلہ،ملاکنڈ	ملاکنڈ
4724	2.055	مانسہرہ،ایبٹ آباد،بونیر،سوات،کوہستان	واٹرشیڈ
18262	7.944	کل پوداجات / رقبہ	

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question?

مفتی کفایت اللہ: جی،اس میں سپلیمنٹری کوسچن یہ ہے کہ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ محیط رقبہ ہے جنگلات کیلئے؟اوراس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جنگلات کی بہت زیادہ کٹائی ہورہی ہے۔میں وزیر صاحب کا تو احترام کرتا ہوں لیکن جو محکمہ جنگلات ہے،وہ کاٹنے پر معمور ہے جنگل کو محفوظ رکھنے پر معمور نہیں ہے، روز بروز وہ رقبہ کم ہوتا جارہاہے۔تو ہم نے ان سے یہ پوچھا تھا کہ پہلے کیا اس کیلئے درجہ بندی کی گئی ہے اور اب کیا پوزیشن ہے؟توانہوں نے جواب دیا ہے کہ 17.4 فیصد رقبے پر جنگلات ہیں حالانکہ جی ہمارے ہاں تو جنگلات بہت زیادہ ہیں،تو میرا یہ ان سے سوال ہوگا کہ جہاں جہاں جنگلات کی کٹائی ہوگی،اب وہ چٹیل میدان بن گئے ہیں اور وہاں کوئی درخت نہیں ہے تو کیا ان کو دوبارہ سرسبز کرنے کیلئے کوئی پالیسی ہے؟

وزیر جنگلات وماحولیات: محترم سپیکر صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب! میں ایک سپلیمنٹری کوئسچن اس پر کرتا ہوں۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: سپلیمنٹری کوئسچن؟

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! میں اس میں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس وقت ہمارے صوبے میں جو جنگلات کا رقبہ ہے وہ17.4 percent مطلب ہمارا یہ جنگلات پر مشتمل ہے لیکن ایک طریقہ کار جو ہم بار بار اسمبلی میں بات کرتے ہیں اور ہر مناسب فورم پر بھی بات کرتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بھی، جنگلات کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے جس میں ایف ڈی ایف ایک فنڈ ہوتا ہے، فارسٹ ڈیویلپمنٹ فنڈ، وہ ہوتا ہے جنگلات کی ری جنریشن کیلئے کہ جہاں پہ مال، مال جنگلات سے نکالیں گے، وہاں پہ اس کی ری جنریشن کیلئے ایک فنڈ ہوتا ہے جو مقامی سوسائٹی کے ساتھ بیٹھ کر ڈیپارٹمنٹ نے اس کو استعمال کرنا ہے۔ آج تک، کوہستان کے حوالے سے کم از کم مجھے تو یہ علم ہے باقی صوبے کا مجھے وہ پورا علم بھی نہیں ہے، تو اس ایف ڈی ایف فنڈ کو آج تک ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے استعمال نہیں کیا ہے۔ کیا اس کیلئے کوئی طریقہ کار ہے یا بنانا چاہتے ہیں جنگلات کو دوبارہ اگانے کیلئے یا یہاں پہ جو جنگلات ضائع ہوئے ہیں، اس کو اگانے کیلئے یعنی جنگلات کی پلانٹیشن کیلئے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی پروگرام ہے؟ یہ ہمارا ایک بنیادی سوال تھا جو ہم منسٹر صاحب کے سامنے پہلے بھی اس فلور پہ لائے ہیں۔

وزیر جنگلات و ماحولیات: محترم سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب پلیز۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں مفتی صاحب کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے آگے بڑھوں گا کہ آنریبل تو بڑے شریف آدمی ہیں، بڑا اچھا ہمارا ان کے ساتھ تعلق رہا ہے، ان کی توجہ بھی اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے، میرا حلقہ بھی ایک ایسا حلقہ ہے کہ جس میں جنگلات بہت سے ہیں، اس میں منڈا گھوچہ کے مقام پر اور دیولی کے مقام پہ بے دریغ کٹائی ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کالا ڈھاکہ کی طرف آئیں تو وہاں دریائے سندھ بہہ رہا ہے اور آگے جا کر وہ End off ہوتا ہے دراصل جھیل پر جو کہ تربیلہ ڈیم کی جھیل ہے، تو میری گزارش ہے کہ کسی ملک کی اکانومی میں

جنگلات کا ایک بڑا فعال کردار ہوتا ہے تو اگر اس طرح بے دریغ طریقے سے جنگل کٹ گیا ہے، کالاڈھاکہ میں، حسن زئی میں بے دریغ وہاں جنگل کٹ رہا ہے، ابھی تو نئی نئی Implementation ہو رہی ہے، گورنمنٹ وہاں Form ہو رہی ہے تو میں چاہونگا کہ وہاں پر Writ of the Government کو فعال کیا جائے تاکہ کٹائی روکی جا سکے ورنہ تربیلہ ڈیم کی ویسے بھی لائف شارٹ ہو رہی ہے، اگر وہاں مزید جنگل کٹ گئے اور چونکہ یہ دریا کالاڈھاکہ کے درمیان میں سے جا رہا ہے اور وہ ساری Silting جو ہے، وہ دربن جھیل میں آکر تربیلہ جھیل میں آکر End off ہو گی، تو پھر تو صحیح طور پر منسٹر صاحب سے میں گزارش کرونگا کہ کوئی سختی سے، اور کل مجھے ایک اطلاع کسی نے دی تھی کہ وہاں پر ایک Barrier لگا ہوا تھا، سڑک کے اوپر فارسٹ والوں کی طرف سے، وہاں پر کوئی بارسوخ شخصیت گئی ہے اور انہوں نے وہ Barrier توڑ کر دریا میں پھینک دیا اور وہاں کسی نے کوئی ایکشن نہیں لیا۔ اس کے اوپر تو کم از کم گورنمنٹ کی Writ کا پتہ لگنا چاہیئے کہ وہاں پہ گورنمنٹ ہے۔ یہ میری گزارش ہے۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: قلندر لودھی صاحب۔

<u>جناب وجیہہ الزمان خان</u>: کون ہو سکتا ہے؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: یہ مسئلہ اسمبلی میں ڈسکس کرتے رہے ہیں۔ ہمارے بڑے Competent منسٹر ہیں، بڑے اچھے ہیں، اپنے ڈیپارٹمنٹ کو بڑے اچھے طریقے سے چلا رہے ہیں لیکن انکی مجبوری ہے اور سر، میں ان سے یہ پوچھونگا کہ کوئی Criteria ہے کہ کتنے کلومیٹر کے بعد آپ کا فارسٹ گارڈ ہے؟ میرے علم میں یہ ہے کہ پچاس پچاس، ستر ستر کلومیٹر پہ ایک ایک، دو دو فارسٹ گارڈز ہوتے ہیں، وہ کیسے کنٹرول کر سکتے ہیں؟ پہلے گورنمنٹ کو کوئی Provision رکھنی چاہیئے، انکے سٹاف کیلئے، فارسٹ گارڈز کیلئے تاکہ انکے کوئی Barriers ہوں تو وہاں یہ کنٹرول کر سکیں۔ دو تین آدمی ہوں تو وہ ایک کلومیٹر یا پچاس کلومیٹر کو کیسے کنٹرول کریں گے، یہ تو ہم کبھی بھی اس کٹائی کو نہیں روک سکتے تو اس لئے کوئی مؤثر اقدام کرنے کا پروگرام ہے گورنمنٹ کا؟

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: جناب واجد علی خان، پلیز۔

<u>جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات)</u>: محترم سپیکر صاحب! یقیناً چي فارسټ ډیپارټمنټ کښې مشکلات شته او د هغې مشکلات چي دي، هغه فلور باندې ئے زه به اووایم هم خو پاکستان کښې فارسټ دے یا فارسټ ایریا ده، هغه په خیبر پختونخوا کښې ده۔ د ټول پاکستان فارسټ چي دے هغه Four point some

thing، څه پانچ یا تین فیصد دے او زمونږه 17 فیصد دے که دا 17 فیصد تري اوباسي نو بیا په پاکستان کښي خو فارسټ نشته. زمونږه بدقسمتی دا ده چه د فارسټ ډیپارټمنټ Human resource څه دے؟ بهرحال Reserved forest زمونږ چه فیصد دے چه بالکل د ګورنمنټ په کنټرول کښي دے Protected forest چي دے، هغه 29 فیصد دے نو دغه فارسټ چي دے، هغه 31 فیصد دے او نور مختلف قسمه ځنګلات چي دی هغه 34 فیصد دی چي په دیکښي Range land او په دیکښي چي کومي خبري ته چه دوئ اشاره وکړه چي مطلب دا دے، ټمبر مافیا یا کټائی کیږی، یقیناً چي کیږی خو د هغي وجوهات هم شته. زمونږه په ټوله خیبر پختونخوا کښي اوولس سوه فارسټ ګارډز دی چي د نیا کښي په دو سو یا په تین سو ایکړ باندے یو فارسټ ګارډ، چي هر څه نوم ورته وائی او دلته د چار هزار نه پانچ هزار ایکړ پوري یؤ فارسټ ګارډ وی نو که دا یؤ فارسټ ګارډ شپه او ورځ په دیکښي مزل کوی نو دے هلته کښي رسیدے هم نشی نو اول خو دا پکار ده چي Human resources مونږ زیات کړو او چي مونږ کله هم ایس این ای لیږو نو هغه فنانس Turndown کوی. دویمه خبره دا ده چي مونږ سخکال کوشش دا کړے دے چي مونږ دا فارسټ ډیپارټمنټ چي دے دا مونږ فارسټ فورس Declare کړو ځکه چي که دا فارسټ فورس Declare شی نو بیا دوئ په وخت باندي د خپل دفاع د پاره یا د Offence د پاره اسلحه استعمالولي شی. اوس که فارسټ ډیپارټمنټ ډز وکړی او څوک هم اولګی پري، نو بیا الټه په فارسټ باندي پرچه کټ کیږی، په هغه سړی نه کټ کیږی نو دا څه مشکلات دی چي هغه څه Legal څه Illegal، مختلف داسي مشکلات دی چي د هغي په وجه باندي فارسټ ډیپارټمنټ ته مشکلات مخي ته راځی. وجیهه الزمان صاحب چي د منډه کچه یا چیر ډوګاه، نو په ډوګاه کښي خو اوس هم زما خیال دے چي حکومت نشته. ډوګاه داسے ایریا ده چي د مفرورانو، د دي ټائپ خلقو نه ډکه ده او Last year چي دے زمونږ یو Encounter ورسره شوے وو او په هغي کښي زمونږ کسان اولګیدل او هغه شهیدان شول نو کالا ډاکه چي ده، هغه اوس ډسټرکټ شو، هغي ته لا څوک تلی نه دی نو یقیناً چي دا مشکلات شته خو د دي هر څه باوجود زمونږ ډیپارټمنټ چي دے هغے په دي طریقي باندي په دغه کښي

Enhancement کړے دے چې پانچ لاکھ ایکړ باندي واړشیډ هغه نوے فارسټ لګولے دے چې هغه په ایبټ آباد کښي، په مانسهره کښي او دا ټوله د تربیله ډیم چې کوم Catchment area ده، په هغي کښي هغه بالکل Visible دے او ښکاریږی، داسي نه ده چې هغه پټ دے خو بیا هم په موجوده وخت کښي چې کومه نوي ټیکنالوجی ده، هغه فارسټ ډیپارټمنټ خپله کړي ده، GIS، د هغي لیب ورسره شته او اوس چې کوم ځائي هم Plantation کیږی نو هغوی ته پته لګی چې په کوم ځائي کښي څنګه Plantation کیږی؟ نو هغه چې کوم ماډرن ټیکنالوجی ده، مونږه کوشش دا کوؤ چې راوړو او دا کوم کمے او کمزورئ چې په فارسټ ډیپارټمنټ کښي دی، دا تري اوباسو۔ که Human resource دے او که ورسره د دوئ ټریننګ دے یا نور د دي سره Related څیزونه دی۔تهینک یو۔

<u>جناب وجیہہ الزمان خان:</u> آنریبل منسٹر میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں، میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں لیکن میری گزارش ہے کہ جو گورنمنٹ کی Writ چیلنج ہوئی ہے، فارسٹ کے لوگوں کو جو پیٹا گیا ہے اور وہ Barrier توڑا گیا ہے، کم از کم محکمہ ان کے خلاف ایف آئی آر تو کرے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ اگر اس طرح آج ایف آئی آر نہیں ہوئی تو کل کوئی دوسرا بھی کر دیگا۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> واجد علی صاحب، پلیز۔

<u>وزیر جنگلات و ماحولیات:</u> بالکل دا د دوئ دا وجیهه الزمان صاحب چې کومه خبره وکړه چې دا کوم زمونږ په علم کښي خو نشته، دوئ د زما سره کښینی چې کومه داسي خبره وی یقیناً د هغوی خلاف به مونږ ایکشن اخلو۔ تهینک یو۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The next Question, Janab Mufti Kifayatullah Sahib, please Question number?

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سوال نمبر 25۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جی۔

* 25 _ <u>مفتی کفایت اللہ:</u> کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ماحول کو آلودگی سے محفوظ رکھنے کیلئے انوائرمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997 موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ایکٹ کے نفاذ میں کیا مشکلات درپیش ہیں اور اس ضمن میں کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں، نیز مذکورہ ایکٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات): (الف) ہاں۔

(ب) اس ایکٹ کے ماحولیاتی قانون کا نفاذ متعلقہ ادارہ، ادارہ تحفظ ماحولیات کی ذمہ داری ہے جو کہ وفاقی حکومت کی طرف سے اختیارات متعلقہ صوبائی حکومتوں کو تفویض کئے جا چکے ہیں، تاہم اٹھارہویں ترمیم کے بعد اب صوبائی حکومتیں اس سلسلے میں اپنے اپنے متعلقہ ماحولیاتی قوانین مرتب کرنے کے مراحل میں ہیں۔ ماحولیاتی قوانین کا صوبائی اور مقامی سطح پر نفاذ ایک مشکل مرحلہ ہے تاہم ملک میں وفاقی حکومت کے زیر انتظام چار ماحولیاتی عدالتیں بمقام لاہور، کراچی، کوئٹہ اور پشاور قائم کی جاچکی ہیں جو کہ متعلقہ قوانین کی روشنی میں ماحولیاتی مسائل کے حل کرنے میں کوشاں ہے۔ ادراہ تحفظ ماحولیات خیبر پختونخوا کی جانب سے اب تک پشاور کی ماحولیاتی عدالت میں 525 کیسز داخل کئے جاچکے ہیں جن میں سے 405 کیسز کا فیصلہ ہوا جبکہ بقایا کیسز ماحولیاتی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ پشاور کی ماحولیاتی عدالت کے چیئرپرسن کی فروری 2011 میں بطور وفاقی محتسب تقرری کے بعد سے ماحولیاتی عدالت میں زیر سماعت کیسز زیر التواء ہیں۔ اس کے علاوہ علاقائی سطح پر بنیادی ماحولیاتی ڈھانچہ کی عدم موجودگی اور عوامی آگہی کی عدم موجودگی ماحولیاتی قوانین کے عملی نفاذ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997 کے تحت ادارہ تحفظ ماحولیات کے فرائض

- صنعتوں، شہری آبادیوں اور گاڑیوں سے مائع اور گیس کی صورت میں اخراج کیلئے قومی ماحولیاتی معیار (NEQS) کی تیاری نظر ثانی اور اس کو لاگو کرنا (دفعہ 11): اس دفعہ کے تحت حکومت پاکستان نے قومی ماحولیاتی معیار مرتب کئے جو کہ 48 Parameter پر مشتمل ہے، جس میں 32 فاضل پانی کیلئے اور 16 ہوائی آلودگی کیلئے ہیں۔ ادارہ تحفظ ماحولیات خیبر پختونخوا صنعتوں کی باقاعدگی سے نگرانی کرتا ہے اور سیکشن 16 کے تحت اس سیکشن کی خلاف ورزی کرنے والوں کو نوٹس اور ماحولیاتی تحفظ کے آرڈر جاری کئے جاتے ہیں۔ اس پر عملدرآمد نہ کرنے والوں کے کیسز تیار کر کے ماحولیاتی عدالت میں بھیجے جاتے ہیں۔
- ماحولیاتی اثرات کا جائزہ (EIA) اور ابتدائی ماحولیاتی چھان بین (IEE) پر نظر ثانی کرنا، طریقہ کار وضع کرنا اور رہنمائی کرنا (دفعہ 12): سیکشن 12 پاکستان ماحولیاتی ایکٹ 1997 اور IEE/EIA

ریگولیشن 2000 کے تحت تمام ترقیاتی اور غیر ترقیاتی منصوبوں کیلئے ماحولیاتی اثرات کا جائزہ(EIA) اور ابتدائی ماحولیاتی چھان بین (IEE) کے متعلق رپورٹس ادارہ تحفظ ماحولیات میں منظوری کیلئے جمع کی جاتی ہیں تاکہ اس منصوبے کے قائم ہونے سے ماحول کی آلودگی کے پیش نظر اس میں ضروری ترامیم کی جائیں یا پھر سرے سے اس منصوبے کو شروع کرنے کی اجازت ہی نہ دی جائے۔ ماحولیاتی اثرات کا جائزہ (EIA) کے ذریعے عوامی صلاح مشورہ سے منصوبے کے منفی اثرات کی تلافی کی جاتی ہے۔ ادارہ تحفظ ماحولیات نے اب تک 35 ماحولیاتی اثرات کا جائزہ(EIA) اور 127 ابتدائی ماحولیاتی چھان بین(IEE) کی نظر ثانی کی ہے۔

- خطرناک مواد / کوڑا کرکٹ کی نگرانی (دفعہ 14): اس دفعہ کے تحت کوئی بھی شخص لائسنس کے بغیر خطرناک مواد کی پیداوار جمع، حوالہ کرنا، لانا اور لے جانا، عمل دخل، پھینکنا، سٹور کرنا، کاروبار یا درآمد نہیں کر سکتا اور یہ لائسنس فیڈرل ایجنسی جاری کرتی ہے۔
- گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں کی نگرانی (دفعہ 15): اس دفعہ کے تحت گاڑیوں کے اخراج کو جانچنے کا اسٹیشن 1997 (VETS) میں پشاور میں قائم کیا گیا۔ یہ سٹیشن ادارہ تحفظ ماحولیات کے زیر انتظام جون 2009 تک کام کرتا رہا۔ اس عرصے میں مجموعی طور پر 363757 گاڑیوں کو چیک کیا گیا جن میں 215979 گاڑیوں نے اخراج کے ٹسٹ پاس کئے اور فیل شدہ گاڑیوں کو چالان کیا گیا۔ مذکورہ بالا سٹشن یکم جولائی 2009 سے محکمہ ٹرانسپورٹ کو منتقل ہو چکا ہے۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Any supplementary question?

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: اس میں تو انہوں نے جواب بہت تفصیلی دیا ہے لیکن میرے دو سپلیمنٹری سوال اس کے اندر ہیں، اگر وزیر باتدبیر اس کا جواب دے دیں تو، اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد تمام ماحولیات صوبوں کے حوالے ہو گئے جناب سپیکر۔ یہ جو اٹھارہویں آئینی ترمیم ہوئی ہے، اس کے بعد صوبے کے حوالے ہو گئیں تمام چیزیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے 1997 کے تحت ایک ایکٹ بنایا ہے، 1997 کے معنی یہ ہیں کہ یہ پچھلا Tenure یعنی اس کے بعد دو Tenure ہو گئے، اب اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد تو تمام صوبوں نے اپنی قانون سازی کر لی ہے، ہمارے وزیر صاحب فارغ نہیں تھے اس قانون سازی کیلئے، ابھی تک انہوں نے نہیں کی اور اب کہتے ہیں کہ وہ آخری مراحل میں داخل ہے، آخری مراحل میں تو ہمارا پانچ سالہ دور بھی داخل ہے اور عصر کا ٹائم ہے، مغرب قریب ہے تو مجھے اس پر اطمینان چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ ان پر Ban ہے، جو جائز کٹائی ہے درختوں کی اس

پر Ban ہے تو جب ہم نے وزیر موصوف سے پوچھا تھا کہ Ban کس نے لگایا تو انہوں نے جواب دیا کہ وفاقی حکومت نے، تو ہم نے اس وقت بھی پوچھا تھا کہ سبجیکٹ صوبے کا ہے اور Ban وہ لگا رہے ہیں لیکن چونکہ جنگلات واقعی صوبائی محکمہ ہے، جب انہوں نے Devolution کے اندر اس کو Environment میں تبدیل کر دیا تو Environment کا حصہ چونکہ وفاق سے متعلق تھا تو ٹھیک Concurrent list میں ان کا حق بنتا تھا کہ وہ اس پر قانون سازی کرے یا Ban کرے لیکن اس کے بعد تو یہ Ban ختم ہونا چاہیئے۔ جب آپ کے پاس سارا اختیار آ گیا، اب ہمارا وزیر وہ الحمد للہ ایک مکمل با اختیار وزیر ہے اور وفاق کی طرف سے، تو انہوں کیا، Green trees کی کیا پالیسی دینی ہے، تھوڑی مدت کے اندر اور ساتھ Windfall نکالنے کی کیا پالیسی دینی ہے؟ ہماری اب بھی بہت ساری لکڑی ایسی ہے جو وہاں پر ڈب ہے اور اس کو نکالنے کا کوئی جائز راستہ نہیں ہوتا تو پھر ناجائز کٹائیاں ہوتی ہیں اور جناب سپیکر، جب سیلاب آتا ہے تو سیلاب کے پانی سے اتنا زیادہ نقصان نہیں ہوتا، Bridges کا اور روڈز کا اور آبادی کا جتنا زیادہ نقصان ان گری ہوئی درختوں کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔ اگر ان دو پوائنٹس پر وزیر موصوف مجھے مطمئن کر دیں تو اچھا ہو گا۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب واجد علی صاحب پلیز۔

<u>جناب شاہ حسین:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> شاہ حسین صاحب۔

<u>جناب شاہ حسین:</u> زما ضمنی سوال دا دے جی چې د حکومت دا پالیسی ده چې دوئ په یؤ کمپارټ کښې مارکنګ وکړی نو لس کاله وروستو په هغې کښې بیا مارکنګ نه کیږی نو دا وجه ده جی چې کله دا مارکنګ نه کیږی نو بیا د ټمبر مافیا، دا دوئ چې وائی چې دا ونې کټ کوی او راوړی ئے اوخرڅوی ئے نو که فرض کړه دا پالیسی کله یا د زلزلې د وجه نه یا د سیلاب د وجه نه یا بل څه د قدرتی آفت د وجه نه لرګی ارتاؤ شی نودا په پالیسۍ کښې Relaxation پکار دے ځکه چې لس کاله یا شل کاله بیا دا لرګی پراته وی، دا سخا کیږی، د حکومت هم نقصان دے او د عوامو هم دے۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب واجد علی صاحب، پلیز۔

وزیر جنگلات وماحولیات: محترم سپیکر صاحب! مفتی صاحب ډیر جامع خبره وکړه، خو چي Ban ئے لګولے وو نو واقعی هغه معین قریشی لګولے وو، هغه په 92ء کښي زما په خیال باندي یو سیلاب راغے چي د هغي په حواله باندي ډیر ښکته یؤ تباهی راغله او د لاهور یا د کراچئ یا په هغه ځایونو کښي چي کوم ناست خلق وی نو هغوی ته دا ځنګل چي دے دا شني وني ښکاری او د هغي نه هغوی مزه اخلی چي په کال کښي یؤ ځل راشی او دا وني بوټی وینی بیا واپس لاړ شی نو هغوی ته دا احساس دے چي چرته دا ځنګل چي دے، دا د حکومت دے خو دلته ما تاسو ته مخکښي د یؤ سوال جواب درکړو چي په دیکښي صرف شپږ فیصد چي دے، هغه د ګورنمنټ Reserved forest دے، دا باقی چي څومره Protected forest دے دا د خلقو دے۔ لکه د الائی خان یا زمونږ شاه حسین دوئ خبره وکړه نو ځنګل خو د دوئ دے ،حکومت ئے Protect کوی، اوس دا ده چي دا Protected forest چي دے نو په دي چي هغوی Ban اولګولو نو دا اګرچه د دي سائنټیفک هیڅ دغه نشته، Scientifically خو دا ده چي کوم Climate change دے، Global warming، چي په دنیا کښي کوم چینج راځی د هغي په حواله باندي چي په دنیا کښي د دے ماحول کومه تبدیلی راځی نو د هغي اثرات دا دی چي پروسکال یا بل کال چي کوم سیلاب راغے، دا سیلاب چي دے دا په مون سون ایریا کښي نه دے راغلے، دا په Dry zone کښي راغلے دے نو اوس په Dry zone کښي خو مون سون کیږی نه او هلته چي کوم Cloudburst شوے دے نو هلته خو فارسټ یا د دي څه تک نه جوړیدو چي هلته کښي مطلب دا دے مون سون تلو خو مطلب دا دے چي د دي Climate change په حواله باندي چي کوم تغیر راغلے دے په موسمیاتو کښي دا د هغي اثرات دی نو دا یواځي د ځنګل نه نه دے، چي څومره هم Pollution دے په ماحول کښي، زمونږه سړکونه دی، په دنیا کښي څومره Industrialization شوے دے، څومره دا د هغي Repercussions دی چي هغه زمونږ په ماحول باندي پریوځی خو د هغي باوجود د اتلسم ترمیم خبره دوئ وکړه، اتلسم ترمیم کښي اکثر چه کوم دا فارسټ، مونږه چي کله دیکښي میټنګز فکس کړی دی، زمونږ د ډیپارټمنټ او په هغي کښي چي په کوم ځائے کښي ضرورت وو نو په هغي کښي مونږه د قانون سازئ د پاره کار

کړے دے خو چي په کوم ځائي کښي ضرورت نه وو نو هغه مونږ نه دی کړی نو په دي حواله زمونږ د فارسټ په رولز کښي د دي څه ګنجائش نشته چي مونږ پکښي مزید ترامیم وکړو ځکه څه مونږ ته په هغي کښي يؤ فارسټ انسټی ټیوټ راغلے دے۔چي هغه فارسټ کالج دے چي هغه صرف زمونږ صوبي ته راغلے دے ، باقی خو زمونږ هغه چي کوم زوړ فارسټ وو یا چي کوم رولز وو هغه Implemented دی۔دويمه خبره چي دوئ وکړه نو دا د الائی او د مانسهري د هغه علاقي دوئ خبره کوی چي کوم ځائے زلزله راغلي وه، د هغي سره دا Amoles راغلی دی یا چي کوم نړیدلی شوی دی، په هغي کښي ډیري په سوؤنو وني راغلی دی خو د هغي چي کوم ریزولیوشن د اسمبلۍ نه پاس شو، هغه ریزولیوشن مونږ کیبنټ ته وړے وو، کیبنټ کښي هغه د ډیر ډیبیټ نه وروستو په هغي باندي دا فیصله وشوه چي هسي هم هغه ټائم پوره کیږی، مطلب دا دے هغه لس کاله نودا دوئ له د ریلیف څه ضرورت نشته نو مطلب دا دے چي په هغه لیګل طریقه باندي به راشی چي هغه لس کاله د دوئ دا ورکنګ پلان مکمل شو او د دوئ هغه Timing هم پوره دے نو د هغي مطابق دوئ ته مونږ د دوئ چي کوم ضرورت دے ، د مارکنګ هغه به ورته انشاء الله تعالیٰ وکړواو څنګه چي د ګرین کتائی د پاره دوئ خبره وکړه، د هغي هم زمونږ يؤ کمیټی وه، د منسټرز کمیټی وه چي پکښي سب کمیټی جوړه شوي وه، په هغي کښي میاں صاحب وو، ظاهرعلی شاه وو، زه ووم پکښي، هغوی خپل سفارشات چي دی هغه کیبنټ ته لیږلی دی، انشاء الله تعالیٰ په هغي باندي چي هغوی کومه فیصله وکړی نو هغه به مونږ بیا هاؤس ته راوړو۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. Next Question, Janab Mufti Kifayatullah Sahib, the honourable MPA.

مفتی کفایت اللہ: یہ 26 ہے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

* 26 _ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) جنگلات ملک کی آب وہوااور خوبصورتی میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف اضلاع میں ایک وسیع رقبے پر جنگلات پائے جاتے ہیں اور مذکورہ جنگلات کو ٹمبر مافیا کاٹ رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) ضلع مانسہرہ میں اس وقت کل کتنے رقبے پر جنگلات پائے جاتے ہیں؛

(2) بلحاظ رقبہ ضلع مانسہرہ میں کل کتنے رقبے پر جنگلات ہونے چاہئیں؛

(3) سال 2010-11 میں غیر قانونی طور پر کاٹے گئے درختوں اور اس ضمن میں پکڑے گئے افراد اور وصول کئے گئے جرمانے کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(4) سال 2010-11 کے دوران حکومت نے ضلع مانسہرہ میں کل کتنے رقبے پر نئے درخت لگائے اور کہاں کہاں لگائے گئے، حلقہ وائز تفصیلات فراہم کی جائیں؟

<u>جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات):</u> یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ٹمبر مافیا چوری چھپے جنگلات کو کاٹنے کا جرم کرتا رہتا ہے۔

(1) ضلع مانسہرہ میں اس وقت 273132 ایکڑ رقبے پر جنگلات پائے جاتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(2) بلحاظ رقبہ ضلع مانسہرہ میں 533189 ایکڑ پر جنگلات ہونے چاہئیں۔

(3) سال 2010-11 میں غیر قانونی طور پر جنگلات کی کٹائی میں تقریباً 490 افراد کو پکڑا گیا ہے اور ان سے مبلغ 82,72,405 روپے جرمانہ وصول کیا گیا ہے۔ تفصیل درج ہے:

نام ضلع	نام فارسٹ ڈویژن	تعداد افراد	رقم جرمانہ وصول
مانسہرہ	(1) اگرور تناول فارسٹ ڈویژن	153	29,59,763/ روپے
	(2) سرن فارسٹ ڈویژن	290	47,53,832/ روپے
	(3) کاغان فارسٹ ڈویژن	47	5,58,810/ روپے
کل		049	82,72,405/

سال 2010-11 میں حکومت نے ضلع مانسہرہ میں کل 2839 ایکڑ رقبہ پر پودہ جات لگائے گئے ہیں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نام ضلع	نام فارسٹ ڈویژن	رقبہ میں لگائے گئے پودہ جات

مانسہرہ	(1) سرن فارسٹ ڈویژن	997ایکڑ
	(2)کاغان فارسٹ ڈویژن	746ایکڑ
	(3)اگرور تناول فارسٹ ڈویژن	718ایکڑ
	(4)کنہار واٹر شیڈ ڈویژن	378ایکڑ
	کل:	2839ایکڑ

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question?

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، میں بہت زیادہ مطمئن بھی ہوں اور Appreciate بھی کرتا ہوں اس جواب پر اپنے وزیر صاحب کو۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much. Next Question, Ms. Noor Sahar Sahiba, honourable MPA, Question number please.

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! میں آج کوئسچن موو نہیں کرونگی کیونکہ کل میرے کوئسچن موو کرنے کا جب ٹائم آیا تو آپ نے کوئسچنز آور ختم کر دیا۔ آپ کے حساب سے ایک گھنٹہ جو ہے، وہ کوئسچنز آور کا ہے، وہ بات آپ کی ٹھیک ہے، اگر آپ اتنے رولز پر چلتے ہیں تو میں معزرت کے ساتھ کہتی ہوں کہ جب آپ رولز پر چلتے ہیں تو آپ جب کوئسچنز دیکھتے ہیں کہ زیادہ ہیں تو ان کو ٹائم پر Distribute کرنا چاہیئے۔ اگر عدنان وزیر صاحب کو آپ ایک گھنٹہ دیتے ہیں، مفتی کفایت اللہ صاحب کو آپ آدھا گھنٹہ دیتے ہیں اور جب میرا نمبر آتا ہے تو دوسرے ممبر کا حق ایک ممبر کو آپ کس طرح دیتے ہیں؟ رولز تو یہ ہیں کہ سب کو ایک طرح Treat کریں گے۔ ہمارے سپیکر صاحب جب بھی ہوتے ہیں، (تالیاں) انہوں نے کبھی بھی کوئسچنز آور میں، آج تک چار سالوں میں انہوں نے ایک کوئسچن کو بھی نہیں چھوڑا، یہ پہلی بار اسمبلی میں ہوا ہے کہ کوئسچن ایجنڈے پر آکر آپ نے چھوڑ دیا ہے۔ چھ مہینے سے ہمارے کوئسچنز جاتے ہیں پھر اس کیلئے ہم کتنی محنت کرتے ہیں، کل کتنی تیاری کی، ڈی سی او سے معلومات کر کے سب کچھ، لیکن جب یہاں پر کوئسچن کیلئے آتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کوئسچنز آور ختم۔ اس کے بعد میں نے تین دفعہ چٹ بھیجی ہے کہ مجھے بات کرنے دیں، آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع بھی نہیں دیا، آیا ہم اس ایوان میں Dummy بن کر یہاں پہ آئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اپنے کوئسچن پر آجائیں، اپنے کوئسچن پر آجائیں۔

محترمہ نور سحر: نہیں، میں تین کوئسچنوں کے ٹائم پہ آپکو یہ بتاتی ہوں کہ کل عالمگیر صاحب نے بات کی ہے، اس کیلئے میں اٹھ رہی تھی، کیا اب اس ایوان میں ہم بیٹھے ہیں تو ہمیں اپنی پارٹی Defend کرنے کا، منسٹر Defend کرنے کا بھی ٹائم نہیں ملے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرلیں، اب آپ کوئسچن پر آجائیں، اپنے کوئسچن پر، یہ بات آپ بعد میں کرلیں۔

محترمہ نور سحر: میں سر، کوئی کوئسچن موو نہیں کروں گی۔ سر، پرنسپل سیکرٹری کی بات کل ہو رہی تھی تو کتنے پرنسپل سیکرٹری یہاں پر موجود ہیں، کس محکمے میں اور کتنے محکموں میں موجود ہیں؟ ہر میٹنگ میں ارشد عبداللہ صاحب گواہ ہیں کہ میں یہی کہتی ہوں، اسٹیبلشمنٹ میٹنگ میں کہ آپ یہ ختم کردیں Dual charges، کسی نے آج تک میری بات پر چار سال میں، کسی نے اس پر implementation نہیں کی ہے۔ کل یہاں پر عالمگیر صاحب بولتے ہیں، میں اسٹیبلشمنٹ کمیٹی کی چیئرپرسن تھی، سر میں نے آپ کو لکھ کر بھیجا کہ مجھے دومنٹ دے دیں، میں ان کو جواب دینا چاہتی ہوں کہ چار سال سے میں اس کیلئے لگی ہوئی ہوں، کوئی مائی کا لال آجائے اور اس کو ہٹادے تو میں اس کو انعام دے دیتی ہوں، ایک پرنسپل سیکرٹری نہیں، سارے پرنسپل سیکرٹریز کو ہٹادیں۔ ایک ہیلتھ میں پرنسپل سیکرٹری کے پاس Dual charges نہیں ہیں، ہر محکمے میں Dual charges اور lower grade کے بندے جو ہیں تو وہ Uper grade پر کام کررہے ہیں۔

آوازیں: شیم شیم۔

محترمہ نور سحر: ہم یہاں Dummy طور پر نہیں آئے کہ صرف Yes اور No کریں گے، قراردادیں پاس کریں گے، بل پاس کریں گے اور کوئسچن پر Yes اور No کریں گے۔ ہم یہاں پر کسی اور مقصد کیلئے بھی آئے ہیں۔ اگر ہمارا مقصد یہاں پورا نہیں ہوتا پھر ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے اس ایوان میں بیٹھنے کی۔ شکریہ جی۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

Mr. Acting Speaker: Next Question Ms. Noor Sahar Sahiba, so she left the House her Question is lapsed. Next Question, Ms. Noor Sahar Sahiba, not present.

(محترمہ نور سحر، رکن اسمبلی کے سوالات بمع جوابات ضمیمہ میں ملاحظہ ہوں)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سر که ستاسو اجازت وی نو راولو هغوی۔

جناب قائم مقام سپیکر: زما اجازت نشته، نه۔

(قہقہے/تالیاں)

(اس مرحلہ پر خواتین اراکین اسمبلی احتجاج کر رہی تھیں)

اراکین کی رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب احمد خان بہادر صاحب، آنریبل ایم پی اے 08-05-2012تا11-05-2012; جناب فیض اللہ، ایم پی اے 07-05-2012تا10-05-2012; جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ، ایم پی اے 08-05-2012; جناب غنی داد خان، ایم پی اے 08-05-2012; جناب سید قلب حسن (وزیر مال) پورے اجلاس کیلئے; محمد اکرم خان درانی (اپوزیشن لیڈر) 08-05-2012; کشور کمال، ایم پی اے 08-05-2012; ثاقب اللہ خان چمکنی، ایم پی اے 08-05-2012; جناب ثناء اللہ خان میانخیل 08-05-2012; محترمہ یاسمین پیر محمد خان 08-05-2012; مسماۃ شازیہ تبسم، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The leave is granted. Bashir Bilour Sahib, please.

سینیئر وزیر (بلدیات): زما دا ریکوسټ دے سپیکر صاحب، چي تاسو مهربانی وکړئ چي میاں صاحب ته اجازت ورکړئ چي لاړشی او زمونږ دا خور چي خفه شوه چي رائیولو، خیر دے هغوی که څه زیاتے هم وکړی نو مونږ تري نه معافی غواړو، نو پلیز مهربانی وکړئ چي دا مونږ واپس راولو، ریکویسټ کوؤ۔

جناب قائم مقام سپیکر: بالکل آجائیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بس کبنیئ کنه، تاسو څله مشروتی کوئ؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ نگہت اور کزئی صاحبہ، نگہت اور کزئی صاحبہ۔ جناب مفتی سید جانان صاحب، پوائنٹ آف آرڈر آپ کا۔۔۔۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! زه تاسو د وخت راکولو ډیر مشکور یم۔ زه ستاسو په وساطت باندي د دغه ټولو ملګرو چي دا د

ایمان او د غیرت او د اسلام جذبي نه ډک ملګری دی، د دوئ توجه یوي اهمي مسئلے طرف ته راولم۔ جناب سپیکر صاحب، چي کله اتهارهویں ترمیم جوړ شولو، هغي نه بعد مونږ ته دا ډیره خوشحالی وه چي بس صوبو ته خود مختاری ملاؤ شوله، دا صوبه چونکه مذهبی صوبه ده او مذهب سره ئے ډیر لوئے تعلق دے ، زمونږ خپله هم دا سوچ وو چي دي نه به مونږ ته ډیري لوئي فائدي ملاؤ شی خو جناب سپیکر صاحب، زه ډیر افسوس سره خبره کوم چي دا دوه کتابونه زما لاس کښي دی، دا د پینځم جماعت معاشرتی علوم دے۔ دے کتاب کښي جی په 124 نمبر صفحه باندي د پیغمبر علیه الصلواة والسلام د بی بی خدیجة الکبریٰؓ چي هغه د رسول اللهﷺغم وخت کښي ملګري ښځه وه، هغي پسي دویمه د پیغمبر علیه الصلواة والسلام هغه لور چي رسول اللهﷺ هغوی ته دا وئیلی وو چي د قیامت په ورځ به جنت کښي ټولو نه اول ته ما سره ملاقات کوي۔ دریم نمبر شهید کربلا امام حسینؓ چي د هغوی مرګ، د هغوی پیدا کیدل،د هغوی د ژوند مطلب دا د مسلمانانو د پاره یؤ لویه فلسفه ده۔ هغوی باره کښي رسول الله صلی الله علیه وسلم دا فرمائیلی وو چي"الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة" چي دوئ به د جنت د صحابو سرداران وی۔ سپیکر صاحب تر اخره پوري به زه د چا چا نومونه واخلم، علامه اقبال، هغه علامه اقبال چي په سن 1930ء کښي هغه د آزاد ملک د جوړولو یو تصور پیش کړے وو، قائد اعظم محمد علی جناح، هغه قائد محمد علی جناح چي هغه په سن 1940ء کښي د پاکستان د جوړیدو اعلان کړے وو، په سن 1947ء کښي جوړ کړلو خو دا ټول نومونه سپیکر صاحب دا ټول هغه دا تقریباً یؤ اته صفحي ورنه حذف کړي شوی دی۔ د دي په ځائے باندي زمونږ صوبائی حکومت یؤ نوے معاشرتی علوم راویستے دے ، 59 صفحه باندي نیلسن منډیلا، مطلب دا دے مونږ ته سپینځلی خلق د دوئ په ځائے باندي، د مسلمانانو تاریخ د قربانیانو نه ډک دے ، پکار دا ده چي خلق زمونږ مثالونه ورکوی، پکار دا ده چي خلق د زمونږ د قربانیانو ذکر کوی، مونږ سپیکر صاحب، دومره لاندي راغلو، مونږ دومره ذلیله شو چي زمونږ باره کښي الله وئیلی دی چي دا بهترین امت دے او دا د خیر امت دےاو نن زمونږ خلق لګی د صحابه نومونه لري کوی، د پیغمبر علیه الصلواة والسلام نوم لري کوی،د قائد

اعظم محمد علی جناح نوم لري کوی،د ټيپو سلطان نوم لري کوی،د محمد بن قاسم نوم لري کوی او مونږ د هغه سپين سپيځلی خلقو ځائے باندي د نيلسن منډيلا نوم ذکر کوؤ۔ جناب سپيکر صاحب، زه دا وايم چي دا مونږ سره نه دا دغي خاوري سره نه ،دا مسلمانانو سره ډير عظيم ظلم دےاو دويمه خبره سپيکر صاحب، دا کتابونه چي چهاپ شوی دی، دا بغير د تحقيق نه چهاپ شوی دی، ديکښي څه تحقيق نه دے شوے ،دا چي چا چهاپ کړی دی، دا ئے بغير د تحقيق چهاپ کړی دی۔ زه تاسو ته صرف د دوه ځايونو نشاندهی کوم، صفحه نمبر 70 کښي ليکلی دی، داسي وخت داسي پيښي را مخي ته شی چي په انسانی تاريخ ډير ژور اثر غرځوی، د تاريخ نوي لاري جوړي شی۔ د جنرل محمد ضياء الحق د مرګ پيښي د پاکستان سياسی تاريخ بدل کړو، د امريکي د يؤلسم ستمبر سن 2011 ، آيا د امريکي ورلډ ټريډ سنټر باندي چي کومه حمله شوي وه، هغه مطلب دا دے په 11 ستمبر سن 2011ء کښي شوي وه؟ نه ده شوي په سن 2011ء کښي۔ جناب سپيکر، هم دغه شان صفحه نمبر 58 باندي، په ملک کښي په فروری سن 2008ء کښي عام انتخابات اوکړے شو، نور د هيڅ پته نشته چي دلته څه شے شوے دے؟ نو زما به ستاسو په وساطت باندي د دغي ايوان نه دا استدعا وی چي دا ما صرف يؤ کتاب راوړے دے، دا نظام بغير د تحقيق چهاپ شوے دے، په ديکښي تحقيق نه دے شوے۔ صوبائی حکومت، دا د پوهانو خلقو صوبه ده، دا د جرنلسټ خلقو صوبه ده، دلته کښي ډير لوئے نامور نامور خلق تير شوی دی۔ دي ته د يؤ کميټی جوړه کړلے شی چي دي کتابونو کښي دا جسارت چا کړے وی سپيکر صاحب، د قيامت په ورځ به الله ستا د دغي کرسئ نه تپوس کوی چي ما دغي کرسئ نه دا کړی دی او دا دي ټولو مشرانو نه به کوی چي دا چي دا چا کړی دی او دا ولي شوی دی؟ نور داسي ځايونه دی *(تالياں)* سپيکر صاحب، زه به اوس څه څه دلته بيانوم۔ ديکښي ډير داسي ځايونه دی، څه شپږ شپږ ځله ما پړهاؤ کړی دی، زه د هغي په مطلب نه پوهيږم۔ د پينځم کلاس ماشوم بچے به په دي باندي څه پوهه شی؟ دا به زما تا ته استدعا وی چي دا څومره کتابونه چهاپ شوی دی، د هغے د تحقيق اوکړلے شی۔ دا د حکومتی

سطح باندي د اودرولے شی او د دغه کتابونو تحقیق نه بعد د دا جاری کړلے شی۔ اللّٰه د تاته جزائے خیر درکړی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ مفتی جانان صاحب چي کومي خبري وکړلي سپیکر صاحب، د 1940 قرار دا خبره ئے وکړله، د قائد اعظم صاحب، علامه اقبال صاحب، نیلسن منډیلا پکښي ولي اولیکلے شو؟ زه رشتیا خبره ده چي هسترى چي ده، هغه ډیره روښانه ده او زمونږ مشرانو دومره لوئے کارونه کړی دی، دا د بؤ فاطمة الزهراء رضی اللّٰه تعالیٰ عنها خبره وکړله چي هغه د جنت د ښځو سرداره به وی، مونږ دا وایو امام حسن او امام حسین چي دی، د هغوی هم ډیر لوئے نوم دے، د هغوی هم جنت کښي چي څه مقام دے، ټولي دنیا ته پته ده۔ زما به دا خواست وی چي لاء منسټر، د ایجوکیشن منسټر نشته، هغه بهر دے او دا تاسو چي کومي خبري وکړلي، زه تاسو سره 100% Agree کوم چي د دي دا وخت نه دے او نه دا امنډمنټ دي حالاتو کښي پکار وو خو زه به دا ریکویسټ وکړم هاؤس ته او تاسو ته چي دا منسټر صاحب راشی نو تاسو به هم کښنیئ، زه به هم کښنیم، منسټر صاحب به هم کښینی چي مونږ ته وجه اوښائی چي دا ولي ئے داسي راوستی دی او زمونږ خپل مشران ئے ولي هیر کړی دی؟ نو دا به انشاء اللّٰه تاسو سره به کښنینو او دا خبره به وکړو۔ زما دا خواست دے دي هاؤس ته او مفتی سید جانان صاحب ته هم چه دوئ مونږ ته دغه وکړی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک شو۔ مفتی کفایت صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں ارباب حکومت کی توجہ آپ کی وساطت سے ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور جناب سپیکر، میں نے یہ بات دو دن پہلے بھی کی تھی لیکن حکومت کی طرف سے خاطر خواہ نتیجہ نہیں آیا، تو آج صوبہ سرحد کے تمام مذہبی طبقوں کے اندر بہت زیادہ تشویش پائی جاتی ہے۔ جناب سپیکر، صوبائی حکومت اس بات کا ذمہ دار ہے کہ یہ امن وامان کو ٹھیک رکھے گی۔ میں بہت زیادہ افسوس سے کہتا ہوں کہ آج یہاں ہماری ہائی کورٹ اور اسمبلی کے سامنے ایک مظاہرہ ہوا جس کی کوئی تیاری نہیں ہوئی تھی اور دس ہزار لوگ اس کے اندر شامل ہوئے۔ ایک پرامن مظاہرہ اور تمام مظاہرین پر

امن تھے اور حکومت سے گلہ کر رہے تھے اور مایوسی اتنی پھیلی ہوئی تھی کہ وہ حکومت سے مطالبہ نہیں کر رہے تھے بلکہ وہ جج صاحب سے مطالبہ کر رہے تھے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کے ایک استاد شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیب خان صاحب کو بہت بہیمانہ اور بے دردی سے شہید کر دیا گیا ہے، جب وہ عام معمول کے مطابق ایک گاڑی میں جا رہے تھے تو ان کو اتارا، بہت ساری گاڑیاں آئیں اور اتار کر ان کے چہرے پر ایک نقاب ڈالا گیا اور ایک دن کے بعد خبر آئی کہ تھانہ پشتخرہ کے اندر ان کی لاش پڑی ہوئی ہے اور جناب سپیکر، میں تو حیران ہوں کہ یہ ذمہ داری کس کی ہو گی علماء دین کے تحفظ کی، اور آج یہ بات کیوں ایسی پیدا ہو گئی ہے کہ عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو گیا ہے؟ آج تمام لوگ اس بات پر متوجہ ہیں کہ جب صوبائی حکومت امن و امان کا مسئلہ حل نہیں کر سکتی تو حکومت تو بیعت کرتی ہے عوام کے ساتھ کہ آپ ہماری بات مانیں گے، آپ خلاف ورزی نہیں کریں گے اور اس کے بدلے میں ہم آپ کی جان، مال اور آبرو کا تحفظ کریں گے۔ اب جان و مال اور آبرو کا تحفظ نہیں، تو کون طاقتور آدمی ہے جو کسی عالم دین کو بہیمانہ قتل کرتا ہے، ماورائے قانون اور ماورائے عدالت؟ جناب سپیکر، میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ ہمارے ملک کے اندر ہمیں ایک مسئلے کا سامنا ہے، لوگ اس کو دہشت گردی کہتے ہیں اور ہم اس کو امریکہ کے خلاف امریکہ کی سلگائی ہوئی جنگ کہتے ہیں اور جناب سپیکر، اس جنگ کے اندر تمام دینی مدارس نے حکومت کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ بات تمام لوگوں نے طے کی ہے کہ ہم حکومت کے ساتھ تعاون کریں گے اور جن لوگوں نے بندوق اٹھائی ہے، ان کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے اور جناب سپیکر، میں بشیر خان کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ کسی سیکولر جماعت کیلئے یہ کہنا تو بہت آسان ہوتا ہے کہ ہم بندوق کی حمایت نہیں کرتے ہیں لیکن جب میری شکل کے لوگ اٹھ کر وہ یہ کام کرتے ہیں اور میں ان کی صفوں کے اندر کھڑا ہو کر کہتا ہوں، جراءت کے ساتھ کہ بندوق اٹھانا ٹھیک نہیں ہے، آپ غلط کرتے ہیں تو پھر میرے لئے زیادہ مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں اور یہ جمعیت علماء اسلام کا خاصہ ہے کہ ہم کبھی بھی مرعوب نہیں ہوئے لیکن آج جب کسی آدمی کو پکڑتے ہیں تو کیا عدالت نہیں ہے، تو کیا اس پر قانون کے مطابق آپ وہ سزا نہیں دے سکتے؟ جب آپ لوگوں کو عدالت سے مایوس کریں گے اور جب آپ لوگوں کو قانون سے مایوس کریں گے تو یہ ملک انارکی کی طرف پھیل جائے گا۔ جناب سپیکر، اگر آج اس صوبے کے اندر علماء کی جان محفوظ نہیں ہے اور یہاں صوبہ خیبر پختونخوا کے سیٹلڈ ایریا میں پبی اور تاروجبہ سے ان کو اٹھایا گیا ہے اور ہماری حکومت کی بے حسی کا یہ عالم ہے، نہ وزیر اعلیٰ محترم نے فون کیا ہے، نہ سینیئر وزیر نے فون کیا ہے، نہ

متعلقہ لوگوں کو میاں افتخار صاحب نے Touch کیا ہے اور اگر کوئی آدمی گلوکار فوت ہو جاتا ہے تو کتنا شور اٹھتا ہے، اس سے واضح اندازہ ہوتا ہے کہ آج ایسا کیوں ہوا؟ آج امریکہ کے کہنے پر علماء کو تنگ کیا جاتا ہے، امریکہ کے کہنے پر علماء کو مارا جاتا ہے اور جناب سپیکر، میں یہ گزارش کرونگا اپنے وزیر اعلیٰ محترم سے، اپنی حکومت سے کہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ مجھے تحفظ فراہم کریں۔ اگر آپ شہریوں کو تحفظ فراہم نہیں کریں گے تو پھر آپ کو حکومت کرنے کا کس طرح حق حاصل ہوگا؟ مجھے اس پر بہت زیادہ شرمندگی ہے، آج چھبیس سو مدارس جو رجسٹرڈ دینی مدارس ہیں، وہ تمام مدارس اور ان کے لوگ وہاں جمع تھے اور انہوں نے مجھے یہ پابند کیا تھا کہ میں آپ کو ان کا دکھ و درد سنادوں اور یہ بتادوں کہ اس میں تشویش بہت زیادہ ہے۔ اب یہ پرامن رہنے کی بات کرتے ہیں، مشتعل نہیں ہونگے، ان شاء اللہ ہم نے ان حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے اور پرامن طریقے سے کرنا ہے لیکن آپ بھی تو کچھ خیال کریں کہ آپ پرامن لوگوں کو کیوں مارنا چاہتے ہیں؟ آپ لوگوں کو مشتعل کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ ایف آئی آر بھی آج تک نہیں کاٹی گئی، آپ ایف آئی آر کیوں نہیں کاٹتے، آپ کے ادارے کیوں خاموش ہو گئے ہیں؟ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی ہمارا قاتل ہے تو آپ بری الذمہ ہو جائیں گے لیکن جب تک آپ یہ نہیں کہتے تو صوبائی حکومت اس کی ذمہ دار ہے اور ہم حق بجانب ہیں اس بات کو کہنے پر کہ مولانا شیخ الحدیث مولانا نصیب خان کے قاتل صوبائی حکومت کے بغل کے اندر ہیں۔ اگر وہ ان کو بے نقاب نہیں کرے گی، کیفر کردار تک نہیں پہنچائے گی، قانون کے کٹہرے میں کھڑے نہیں ہوں گے تو مولانا نصیب خان کے تمام شاگرد، تمام مسلمان، صوبہ سرحد کے عوام وہ گلہ کرنے میں حق بجانب رہیں گے۔ خدا کیلئے اس دن میں نے یہ بات کی تھی، اس کا مناسب جواب نہیں دیا گیا، یہ تشویش بڑھ رہی ہے، یہ تشویش بڑھ رہی ہے اور ایک موقع ایسا آئے گا کہ ہم پرامن لوگ اس تشویش کو روکیں گے لیکن اس کو روکنے کا کوئی حل نہیں ہوگا۔ خدا کیلئے میں جھولی پھیلاتا ہوں، خدا کیلئے پرامن لوگوں کو محفوظ کردو، اپنی ذمہ داری کا احساس کردو۔ آج اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکومت دی ہے اور ہم آپ سے التجاء کرتے ہیں کہ ہماری جان و مال اور آبرو کو محفوظ بنادو اگر آپ محفوظ نہیں بنائیں گے تو یہ میرا ہاتھ آپ کے گریبان میں ہوگا اور پھر آپ یہ نہیں کہیں گے کہ آپکا لہجہ تبدیل ہو گیا، آپ کے لہجے میں شکایت ہو گئی۔ میرا لہجہ پرامن ہے، میرا لہجہ میٹھا ہے لیکن آج کے حالات نے مجھے اس بات پر مجبور کر دیا کہ میں میٹھا بول بولنے والا آدمی آج سخت انداز میں بات کرتا ہوں۔ کیوں ان اسمبلیوں کو بے وقعت کرتے ہو، کیوں انتظامیہ کو بے وقعت کرتے ہو، ایسی باتیں کیوں ہوتی ہیں، اس پر

امن صوبے کو مزید پر امن کیوں نہیں بناتے۔ یہ کیا ہوا؟ میں نے یہاں پر بات کی کہ مولانا نور محمد صاحب سابق ایم این اے، اس کو کیوں مارا گیا؟ مجھے جواب نہیں دیا۔ میں نے یہاں بات کی مولانا معراج الدین قریشی سابق ایم این اے کو کیوں مارا گیا؟ اس کا جواب نہیں دیا گیا اور آج بچہ بچہ پوچھتا ہے کہ شیخ نصیب خان کا جرم کیا تھا؟ میں جانتا ہوں جناب سپیکر، اس کا جرم یہ تھا کہ اس کے بغل میں قرآن مجید تھا، اس کا جرم یہ تھا اس کے بغل کے اندر بخاری شریف تھی، اس کا جرم یہ تھا کہ وہ امن کی بات کرتا تھا، وہ دین کو پھیلایا کرتا تھا۔ جناب سپیکر! میں فلور پر کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، بخاری کو پڑھانا، قران مجید کو پڑھانا، بچوں کو حافظ قران بنانا اگر جرم ہے اور آپ اسے جرم کہتے ہو تو یہ جرم تمام لوگ کریں گے، تمام مسلمان کریں گے، میں اٹلی میں رہنے والا نہیں، ترکی میں رہنے والا نہیں ہوں، میں اندلس میں رہنے والا نہیں ہوں۔ میں قرطبہ کا باشندہ نہیں ہوں میں برصغیر اور پاکستان کا آدمی ہوں، میرا جہاد سے قریب کا واسطہ ہے جب ترکی پر یہ پریشر آیا تھا انہوں نے داڑھیاں منڈوائیں تھیں، مسجد کو چھوڑ دیا تھا۔ آج مجھ پر پریشر آیا ہے لیکن میرے مذہبی عوام وہ کھڑے ہیں۔ ایک آدمی نے بھی امریکہ کی ڈر سے نہ اپنی بہن کا پردہ اٹھایا ہے، نہ داڑھی منڈوائی ہے نہ مسجد کو گرایا ہے۔ اسلام جاری رہے گا، اسلام کے شعائر بھی جاری رہیں گے، امریکہ مٹے گا، امریکہ ختم ہو جائے گا، ہمیں ختم کرنے والے خود ختم ہو جائیں گے۔ جب تک ہمارا ایک سینہ بھی موجود ہے ان شاء اللہ یہ بتا کر رہیں گے، آپ کی گولیاں بھی زیادہ، ہم نہتے ہیں، ہم معصوم ہیں، ہم مظلوم ہیں، ہمارا ظلم پر آنکھ سے ایک آنسو بھی نہیں جاتا لیکن میں یہ دوبارہ اقرار کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی گولیاں گن کر رکھو میں بھی اپنے سینے گن کر رکھتا ہوں، میں مسلمان ہوں (تالیاں) مفتی محمود کا بیٹا ہوں، حاجی ترنگزئی کا بیٹا ہوں، میں مجاہد ہوں، میں امریکہ کے سامنے سر نہیں جھکاتا، میں نے ایک بار اللہ کے سامنے سر جھکایا ہے اور مارو، اور مارو جتنا ظلم کر سکتے ہو کرو۔ اتنا ظلم کرو جتنا میں برداشت کرو۔ اتنا ظلم کرو جتنا میں برداشت نہیں کروں لیکن یہ بات یاد رکھو تمہاری گولیاں ختم ہو جائیں گی اور اسلام پر مرنے مٹنے والے سینے ختم نہیں ہونگے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان کا جواب کون دے گا۔ بشیر بلور صاحب پلیز۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات):</u> ڈیرہ مہربانی سپیکر صاحب۔ میں پہلے یہ عرض کردوں کہ:

اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حقائق   دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

(تالیاں)

سپیکر صاحب! میں صرف ان کی اتنی بڑی تقریر اور اتنی جذباتی تقریر اور مسلمان ہونا، میں فخر سے کہتا ہوں کہ مجھ سے بڑا مسلمان کوئی بھی نہیں ہے یہاں پر اور میں دعویٰ کرتا ہوں کہ پختون قوم من حیث القوم مسلمان ہیں۔ یہ کیا ہمیں اسلام سکھاتے ہیں اور اسلام کی بات اور جذباتی باتیں کرکے، مسائل جذباتی باتوں سے حل نہیں ہوتے۔ مسائل آپ نے کہا، تو میں نے کہا کہ جی، میں آپ کو جواب دونگا۔ آپ بات کریں۔ آپ احترام سے بات کریں، ہم بھی احترام سے آپ کا جواب دیں گے۔ آپ اگر ہمیں اتنا مشتعل کریں گے تو اللہ کا شکر ہے جتنی زبان آپ کی تیز ہے اس سے زیادہ ہم بھی بول سکتے ہیں۔ (تالیاں) آپ ہمیں بتائیں اس وقت کیا حالات تھے؟ جس وقت یہاں روس نے جنگ کی، اسوقت کیا حالات تھے جب امریکہ کے ڈالر لے کر آپ لوگ یہاں جہاد کرتے تھے۔ یہاں ہمارے بچے مرتے تھے، یہاں ہمارے پشاور میں بلاسٹ ہوتے تھے، تیس سال سے ہم ان بلاسٹوں کا مقابلہ کر رہے ہیں اس وقت آپ کیوں نہیں بولتے تھے، جس وقت ہمارے بزرگوں نے کہا تھا کہ یہ جنگ روس اور امریکہ کی جنگ ہے، آپ نے کہا تھا کہ نہیں یہ جہاد ہے۔ اس وقت ڈالر آ رہے تھے کہ آپ لوگوں نے ہمارے بچوں کو یہاں مروایا تو اسوقت تو آپ خاموش تھے۔ آپ کا جو مولانا صاحب شہید ہوئے ہیں آپ سے زیادہ ہمیں ان کا احترام ہے، آپ سے زیادہ ہم اس پر یہاں دکھ کا اظہار کرتے ہیں کہ نہیں ہونا چاہیئے تھا ایسا۔ مگر اس کو آپ کہاں سے کہاں لے گئے۔ آپ کے وقت میں مولانا حسن جان صاحب یہاں شہید ہوئے تھے آپ نے کتنے لوگوں کو گرفتار کیا تھا، کتنے لوگوں کو آپ نے پھانسی کیا تھا؟ آپ کی تو حکومت تھی۔ لال مسجد پر جب حملہ ہوا تھا جب پرویز مشرف نے حملہ کیا تھا آپ بھی حکومت میں تھے آپ نے اس وقت Resign کیوں نہیں کیا؟ لال مسجد پر جب حملہ ہوا تھا وہاں لوگ شہید ہوئے تھے، آپ کی یہاں حکومت تھی آپ نے Resign کیوں نہیں کیا؟ یہ باتیں ہمیں نہ بتائیں۔ ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ ملک میں امن ہو۔ ہم تو درخواست کرتے رہے۔ پھر وہی بات دہرانی پڑتی ہے کہ جس وقت حکومت ہم نے لی تو ہم نے کہا کہ ہم عدم تشدد کی بات کرتے ہیں، ہم تشدد نہیں چاہتے ہم بات چیت سے مسئلے حل کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی بھی نہیں جا سکتا تھا اس وقت یہ واجد علی خان اور ہم وہاں چکدرہ پر جاکر ہم نے ان سے مذاکرات کئے۔ یہاں جس وقت میرے ایک سو بیس بچے شہید ہوئے، جس وقت میری بچیوں کو اور میری ماں اور بہنوں کا جو شرم وحیاء تھا وہ ختم ہوا اور میں نے وہاں جاکر ان پر بوریاں ڈالیں ان کے حواس سنبھالنے کیلئے اس وقت تو آپ نے کوئی ان کیلئے بات نہیں کی۔ آج تو آپ نے

یہاں پر طالبان زندہ باد کے بھی نعرے لگائے اور وہ طالبان جو میرے بچوں کو یہاں مار رہے ہیں ان کو تو آپ نے کبھی Condemn نہیں کیا کہ یہ نہ کریں۔ تو اگر ہمارے بچے مریں تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے، ہمارے بچے مریں، ہماری بہنیں مریں، ہماری خواتین مریں، ہمارے جنازوں پر بلاسٹ ہوں، ہمارے مسجدوں پر بلاسٹ ہوں، ہمارے قرآن کریم کی بے حرمتی ہو تو اس وقت تو آپ کہتے ہیں کہ خیر ہے اور جب ہم بات کرتے ہیں تو آپ اس وقت ان کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ ہمارے بچے کون مار رہے ہیں؟ وہ طالبان خود کہتے ہیں کہ ہم مارتے ہیں، جو بلاسٹ ہوتا ہے وہ Accept کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ہے ان کو تو آپ Condemn نہیں کرتے۔ آپ کا تو آج بھی جلوس میں، میں نہیں تھا لیکن مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پر طالبان زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ جو میرے بچوں کو مار رہے ہیں ان کو آپ زندہ باد کہتے ہیں۔ خدا کیلئے، ہم آپ کے غم میں شریک ہیں یہ صرف آپ کا غم نہیں ہے یہ ہمارا بھی غم ہے ہم چاہیں گے اس کو کہ اس کی انکوائری بھی کریں، اس کا بندوبست بھی کریں، اس کا دیکھیں کہ یہ کیوں ہوا ہے؟ حقانیہ جو دارلعلوم ہے وہ ایک عظیم دارلعلوم ہے، جس میں ہزاروں، لاکھوں لوگ وہاں سے نکلتے ہیں اور وہاں کے اتنے بڑے مولانا صاحب جو تھے ان کو کون بھول سکتا ہے۔ وہ میرے خیال میں جب الیکشن میں کھڑے ہوئے تو ان کے مقابلے میں اجمل خٹک صاحب تھے اور وہ کسی کے گھر بھی نہیں گئے اور وہ اتنے ووٹ لے کر جیتے کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا لوگ تو ان کو ولی کا درجہ دیتے تھے۔ ہمیں بھی اتنا ہی احترام ہے ان کا۔ آپ نے کہا کہ میں فضل الرحمان کا بیٹا ہوں، ہم سب اللہ کے بندے ہیں، ہم آدم علیہ السلام کے بیٹے ہیں، ہم سب ایک اصولی سیاست کرتے ہیں۔ آپ کی سیاست میں نہیں کر سکتا اور میری سیاست آپ نہیں کر سکتے۔ آپ اپنی سیاست کریں، میں اپنی سیاست کرونگا یہ قوم کی مرضی ہے کہ آپ کو سپورٹ کرتی ہے آپ کو ووٹ دیتی ہے یا ہمیں ووٹ دیتی ہے۔ اس میں تو کوئی لڑائی کی بات ہی نہیں ہے نہ بندوق کی بات، ہم نے کب کہا ہے کہ ہم بندوق اٹھاتے ہیں کہ آپ کہتے ہیں کہ ہم بندوق اٹھاتے ہیں۔ حکومت تو چاہتی ہے کہ امن قائم ہو۔ حکومت تو چاہتی ہے کہ یہاں حالات ٹھیک ہوں، حکومت تو چاہتی ہے خدا کے فضل سے دعوے سے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے جو سوات میں امن قائم کیا کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ آپ کی حکومت کے وقت کیا حالات تھے وہاں پر؟ وہاں پر جب سوات میں لوگوں نے جو دہشت گردی ہوئی وہاں پر کوئی کیمپ لگے تھے تو پہلے کسی نے کیمپوں میں ٹریننگ لی تھی تو ان کیمپوں میں ٹریننگ کس نے دی؟ آپ نے آنکھیں بند رکھیں۔ ہم نے آنکھیں کھولیں ہم ان کے سامنے سینہ سپر ہو کر کھڑے ہو گئے کہ آپ چاہے

ہمیں ماریں اور ہم نے خدا کے فضل سے دنیا کی تاریخ میں ایسا نہیں ہوا کہ پندرہ لاکھ لوگ شفٹ ہوئے اور پھر پندرہ لاکھ چار مہینے کے اندر واپس ہم نے سیٹلڈ کئے۔ ہمارے دو ایم پی اے شہید ہوئے ابھی تک آپ نے کبھی ان کیلئے باتیں، ان کا بھی کہتے کہ ان کے بھی دو شہید ہوئے ہیں ہمیں افسوس ہے۔ آپ نے تو وہ نہیں کہا۔ ہم تو آپ کی ہر بات پر افسوس کرتے ہیں۔ ہمارے بچے شہید ہوتے ہیں، ہمارے بزرگ شہید ہوتے ہیں، اور وہ جب طالبان زندہ باد کے نعرے آپ کے جلوس میں لگتے ہیں تو آپ نے نہیں کہا کہ بیٹے یہ نعرے نہ لگائیں۔ تو میری عرض یہ ہے سپیکر صاحب، کہ میرے بھائی ہیں بزرگ ہیں، میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں مگر خدا کیلئے ایسی جذباتی باتیں نہ کریں جو اشتعال پیدا کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اشتعال پیدا نہ ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم بات چیت سے مسئلہ حل کریں۔ آپ نے حکم کیا کہ ان سے زیادتی ہوئی ہے ہم کہتے ہیں کہ زیادتی ہوئی ہے، آپ نے کہا کہ اس کی انکوائری کی جائے ہم کہتے ہیں کہ انکوائری کی جائے، ہم کہتے ہیں کہ جس نے یہ جراءت کی ہے اس کو پکڑا جائے گا ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے۔ باقی کتنے بڑے بڑے لوگ مرے ہیں لیاقت علی خان شہید ہو گیا ابھی تک اس کا کسی نے پتہ کیا ہے، مولانا حسن جان صاحب شہید ہوئے ہیں ابھی تک اس کا کوئی ملزم پکڑا گیا؟ یہ جو کراچی میں ہزاروں لوگ مرتے ہیں اور جو لوگ گاڑی میں اور موٹر سائیکل پر جا کر ٹارگٹ کلنگ کرتے ہیں تو کوئی پکڑا گیا ہے ابھی تک؟۔ حکومت پر ذمہ داری ہے، ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہم کوشش کریں گے اس کیلئے جتنی مناسب کوشش ہوئی مناسب سے زیادہ، میں فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں کہ ان مجرموں کو Arrest کرنے کی ہم کوشش کریں گے جس نے بھی کیا ہے غلط کیا ہے نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ سپیکر صاحب! یہ مولانا نصیب گل صاحب جو تھے، مولانا نصیب صاحب یہ ہمارے بھی بزرگ تھے، میں بھی ان کو جانتا تھا، وہ بڑے اچھے کردار کے مالک تھے ان کی جو تعلیمات تھیں، ان کی جو سوچ تھی، وہ ایسی نہیں تھی کہ ان کو شہید کیا جاتا، ان کو نہیں کیا جانا چاہیئے تھا، ہم ان کو شہید کا درجہ دیتے ہیں، ہمیں ان سے کوئی اختلاف کی بات نہیں ہے مگر میں درخواست کرتا ہوں آپ سے، آپ کی وساطت سے مفتی صاحب سے اور اپنے تمام بھائیوں سے کہ ہم آپ کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ آج آپ نے جلوس نکالا، کسی نے آپ کو ہاتھ تک نہیں لگایا، آپ ہائی کورٹ تک گئے، کسی نے آپ کو نہیں روکا، آپ کو کسی نے نہیں کہا کہ آگے نہ جائیں، ہمیں تو وہ بھی وقت یاد ہے کہ ہم خالی قصہ خوانی میں جلوس نکالتے تھے تو ہم پر لاٹھی چارج ہوتی تھی، ہم پر آنسو گیس ہوتی تھی، ہمارے لوگوں کو پکڑ کر جیل میں بھیجا کرتے تھے مگر ہم نے کسی کے ساتھ کوئی ایسا نہیں کیا۔ آپ آئے ہم نے ویلکم

کیا، آپ نے جلوس نکالا، آپ نے جلسہ کیا، آپ نے تقریریں کیں، اچھا کیا آپ کا حق ہے، ہم جمہوری لوگ ہیں، ہم اس پر ناراض نہیں ہیں، ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے اس بات پر مگر خدا کیلئے جذباتی نہیں آرام سے، ہم ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں، ان لوگوں کا آپ کو بھی پتہ ہے۔ آپ مفتی محمود صاحب کی بات کرتے ہیں، مفتی محمود صاحب ہمارے بھی بزرگ ہیں، ہم بھی ان کا احترام کرتے ہیں، ہم تو دیوبند کے ہر ایک عالم کا احترام کرتے ہیں، میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان کی پارٹی میں کسی کو بھی رئیس الاحرار کا خطاب نہیں ملا، ان کی پارٹی میں کسی کو بھی، میرے باچا خان کو دیوبند نے رئیس الاحرار کا خطاب دیا تھا، تو ہم بھی اسلام کی بات کرتے ہیں، ہم آپ سے زیادہ دیوبندی ہیں، ہم آپ سے زیادہ اسلام کی بات کرنے والے ہیں، ہم سے کوئی ایسی بات نہیں ہوگی انشاء اللہ۔ آپ کو تسلی دیتے ہیں کہ گورنمنٹ پوری کوشش کرے گی کہ ان کے قاتلوں کو Arrest کیا جائے۔ مہربانی۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: پوائنټ آف آرډر دے ؟ دا خو پوائنټ آف آرډر، دا خو۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ما جواب ورکړو نو خبره ختمه شوه۔

جناب قائم مقام سپیکر: چې جواب اوشی نو بس هغه، تاسو د خپلو جذباتو اظهار وکړو هغوی تاسو له جواب درکړو۔ Next Item ته ځو۔

مفتی کفایت اللہ: ایک بات کرتا ہوں جی، بس۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی کفایت صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: میں بشیر خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ان باتوں کا جو انہوں نے مثبت کی ہیں۔ ایک ہی شعر ان بے چاروں کو چار سال سے یاد ہے، وہی پڑھتے ہیں اور دوسرا شعر میں لکھ کر دونگا، تھوڑا اس کو تبدیل تو کریں۔ اب میں مشتعل ہوں، جذباتی ہوں کہ میرے منہ میں خون ہے، اچھا تو پھر آپ کیوں جذباتی ہوگئے؟ میں تو جذباتی ہوں، میرے منہ میں خون ہے، میں اکوڑہ خٹک سے ہو کر آیا ہوں، میں ایک جلسے میں تھا، دیکھیں ایک بات تو کریں، ہم مشکل میں ہیں، ہم آپ کو بھی Face کرتے ہیں، ان ٹوپک والوں کو بھی Face کرتے ہیں، آپ ہماری مشکل کیوں نہیں سمجھتے ہیں؟ پھر آپ ہمیں Protect تو کریں نا، پھر اٹھ کر آپ ہمارے (ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے) یوں یوں کرتے ہو اور پھر سمجھ نہیں آتی کہ

یہ کیا بات ہے؟ یعنی ہم لوگ آئینی جدوجہد کرتے ہیں جو جمہوری لوگ کرتے ہیں، ان لوگوں کے خلاف جو کہتے ہیں کہ جمہوریت کفر ہے وہ تو ہم پر فتویٰ لگاتے ہیں اور آپ کی طرف سے ایسی جذباتی باتیں ہوتی ہیں، چلو مان لیا ایک آدمی نے ان کو پکڑا اور شہید کر دیا، یہ تو حکومت ہے نا جی، جنگل کا قانون تو نہیں ہے اور پانچواں دن ہے، تو حکومت نے کیا کیا ہے؟ میں سپیکر صاحب، ایک ہی مطالبہ کرنا چاہتا ہوں آپ ناراض نہ ہوں، میں ماحول، Environment کو اور ٹھیک کرنا چاہتا ہوں، مجھے صرف بشیر خان یہ بتادیں کہ آپ ایف آئی آر درج کریں گے اور واقعی آپ انکوائری کریں گے تو ہم مطمئن ہو جائیں گے، اپنے ان لوگوں کو کہیں گے کہ بھئی انہوں نے یہ وعدہ کر دیا اور اگر آپ دائیں بائیں بات کریں گے کہ ادھر کس نے مارا، ادھر کس نے، جب یہاں کوئی ایم پی اے فوت ہوتا ہے تو ہم تو زیادہ اس کیلئے بات کرتے ہیں، اے این پی کا ایک آدمی شہید ہوتا ہے، اس کیلئے کیا ہم دعا نہیں کرتے؟ ہم تو سیاسی کلب کے لوگ ہیں، ایک دوسرے کی اونچ نیچ ہوگی لیکن ایک دوسرے کا احترام بھی کرتے ہیں۔ تمام چار سالوں کے اندر ہمیں یہ طعنہ دیا گیا ہے کہ یہ فرینڈلی اپوزیشن ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم روایات کا خیال کرتے ہیں، جرگے کا خیال کرتے ہیں، پھر بھی آپ نہیں مانتے، ہمیں آپ کے سامنے الگ لڑنا پڑتا ہے، ادھر الگ لڑنا پڑتا ہے۔ جب ہمارے لوگ آپ کے ہاتھوں مرتے ہیں تو پھر ہمیں گلہ ہوتا ہے، تو آپ ایک بات کی ہمیں تسلی دے دیں کہ ہم ایف آئی آر درج کریں گے اتنے دنوں کے اندر اور انشاء اللہ العزیز اس کے قاتل کو بے نقاب کریں گے تو میں مطمئن ہو جاؤنگا۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: جناب بشیر خان۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: میں مفتی صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ وہ تشریف لائے اور مجھے کہا کہ میں ان کے بارے میں بات کرونگا، آپ اس کا جواب دیں گے، میں نے کہا کہ آپ حکم کریں، جیسا آپ کہیں گے ہم اسی طرح کریں گے مگر انہوں نے، میں معافی چاہتا ہوں کہ اگر میری بات سے آپ کو کوئی تکلیف ہوئی ہے تو انہوں نے بھی ایسی جذباتی باتیں کیں جو بڑے کے کے دکھائے تو ہمیں بھی کوئی تھوڑا بہت احساس ہوا۔ میں بالکل ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور انشاء اللہ ایف آئی آر بھی کاٹیں گے، انکوائری بھی کریں گے جو مناسب کارروائی ہوگی، انشاء اللہ ضرور کریں گے۔ (تالیاں) ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہمارے بھائی ہیں اور سر، ہم ادھر اکٹھے بیٹھ کر، اس کو اسمبلی نہیں بلکہ جرگہ سمجھتے ہیں اور ہمیں اتنا ہی احترام ہے ان کا، جتنا ان کیلئے۔۔۔۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Acting Speaker: Now coming to item No. 5. Dr. Zakirullah Khan, honourable MPA, to please move his privilege motion No. 176 in the House. Dr. Zakirullah Sahib.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ اس مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ایک ماہ پہلے یونیورسٹی پبلک سکول، چکدرہ (ملاکنڈ) میں یوم والدین کی تقریب سے وائس چانسلر، ملاکنڈ یونیورسٹی نے خطاب کے دوران کئی بار میرا نام تضحیک آمیز انداز میں یاد کیا اور کہا کہ ایم پی اے تو روڈ بناتا ہے، گلی کوچے پکی کرواتے ہیں مگر تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیتے اور اب تک یو پی ایس کیلئے گرانٹ کا بندوبست نہیں کر سکا اور جب میں اس سے ملنے یونیورسٹی چلا گیا تو گاڑی گیٹ پر رکوا کر اندر جانے نہیں دیا، حالانکہ میں نے پہلے فون پر اطلاع دی تھی اور گیٹ پر پہنچنے سے پہلے اطلاع دی مگر پھر بھی گاڑی اندر جانے کی اجازت نہیں ملی۔ جناب والا! وائس چانسلر ملاکنڈ یونیورسٹی کے اس متکبرانہ رویہ اور ہتک آمیز سلوک سے بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، مہربانی فرما کر اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! خبرو ته ضرورت نشته، دغه تفصیل دے چي ما کوم واورؤ او بیا کمیټئ ته ئے تاسو حواله کړئ نو هغلته به پرې بیا خبري اوشی۔

جناب قائم مقام سپیکر: قاضی صاحب! آپ اس کا جواب دیں گے۔ قاضی صاحب، پلیز۔

قاضی محمد اسد (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، اگر کمیٹی کو بھیجنا چاہتے ہیں تو ہمیں اعتراض کوئی نہیں ہے جی، اسے پریویلج کمیٹی کو بھجوائیں۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 176 moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to concerned Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices': Ms. Nargis Sameen, honourable MPA, to please move her call attention notice No. 717 in the House. Ms. Nargis Sameen, not present, it

lapses. Next one, Mr. Sardar Aurangzeb Nalotha, honourable MPA, to please move his call attention notice No. 723 in the House. Mr. Sardar Aurangzeb Sahib, please.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی کے 47 میں ندی دوڑ پر سابقہ سیلاب سے حویلیاں لنگرہ پل بہہ گیا تھا جس کیلئے وزیر اعلیٰ صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اے ڈی پی 2011-12 میں اس پل کی منظوری دی تھی لیکن جناب سپیکر، ابھی تک اس پر کام شروع نہیں ہو سکا اور نہ ہی اس کا ٹینڈر ہو سکا۔ جناب سے یہ گزارش ہے کہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو پابند کیا جائے کہ اس پل کا فوری طور پر ٹینڈر کر کے اس پر کام شروع کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ واحد پل تھا جو شاہراہ ریشم کو ملاتا تھا، بعد میں ایوب برج وہاں پر تعمیر ہوا۔ اب خدانخواستہ کسی وجہ سے اگر ایوب برج کو نقصان پہنچ گیا تو متبادل کوئی راستہ نہیں ہے جو شاہراہ ریشم کو آپس میں ملاتا ہو۔ اس اے ڈی پی میں جتنے پل دیئے گئے تھے ان سب پر ٹینڈر بھی ہو چکے، کام بھی شروع ہو چکے ہیں لیکن اس پل پر کسی قسم کا کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ بشیر بلور صاحب بھی وہاں آئے تھے اور انہوں نے اس پل کو تعمیر کرنے کیلئے اعلان بھی کیا تھا لیکن تاحال اس کا کچھ پتہ نہیں چلا، اسلئے میں گزارش کروں گا آپ کی وساطت سے حکومت کو کہ جلد از جلد اس پل کے اوپر ٹینڈر کر کے اس کا کام شروع کیا جائے کیونکہ اس کے ساتھ تین چار گاؤں ایسے ہیں جہاں سے روزانہ بچے سکولوں میں آتے ہیں، کاروبار کیلئے وہاں کے لوگ بازاروں میں آتے ہیں تو ان لوگوں کو ندی دوڑ سے گزرنے میں سخت مشکلات درپیش آتی ہیں اور وہ دور سے پھر کر گاڑیوں میں کرایہ خرچ کر کے بازار میں پہنچتے ہیں تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا جی کہ ابھی بشیر بلور صاحب خود بھی گئے ہیں، وہاں پہ انہوں نے اعلان بھی کیا ہے، ان کی پارٹی کے لوگوں نے انہیں ادھر بلایا تھا لیکن اس کے باوجود کوئی عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ارشد عبداللہ صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ یہ جو پل ہے، پراونشل گورنمنٹ کا جو Flood Restoration Programme ہے، اس میں اس کو شامل کیا گیا ہے اور اس کی Feasibility اور Designing کیلئے 2011-12 کی اے ڈی پی میں 1.2 ملین روپے رکھے گئے تھے اور ابھی Feasibility اور Designing کا کام مکمل بھی ہو چکا ہے۔ اب کنسلٹنٹ انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر

اس کا پی سی ون تیار کرلے گا اور اس کے بعد یہ ڈرافٹ 12-2011 کی اے ڈی پی میں انشاء اللہ، محکمہ سفارش کرے گا کہ اس کو شامل کیا جائے اور بشیر بلور صاحب جب آئے تھے تو انہوں نے کہا تھا آپ کو کہ اے ڈی پی میں شامل کراؤں گا انشاء اللہ تو وعدہ جو انہوں نے کیا، اب انشاء اللہ وہ سی اینڈ ڈبلیو بالکل رکھے گا، اس کا پاس ہو گا اور انشاء اللہ آئندہ اے ڈی پی میں اس کو شامل کیا جائے گا اور اس کے ٹینڈرز وغیرہ جلدی کال کر دیئے جائیں گے۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ٹھیک ہے سردار صاحب؟

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> سر! 12-2011 کی اے ڈی پی میں Already یہ پل آ چکا ہے اور پھر منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ آئندہ اے ڈی پی میں شامل کیا جائے گا۔

<u>وزیر قانون:</u> ایسا ہے جی کہ وہ جو ہے 12-2011 میں فزیبلٹی اور ڈیزائننگ تھی اور وہ Flood restoration کے جتنے پروگرام ہیں، باقی سب کا تھا بیچ میں، تو اس حوالے سے تھوڑے بہت پیسے تھے، ابھی ہم نے گزارش کی ہے کہ مکمل اس کی جتنی بھی Cost بنتی ہے، وہ ابھی انشاء اللہ آئندہ پروگرام میں اس کو سارا ڈالیں گے اور آپ کو ہم ایشورنس دے رہے ہیں، سینیئر منسٹر صاحب نے بھی دی ہے، انشاء اللہ We rest assure، انشاء اللہ وہ شامل ہو گا اس میں۔

<u>Mr. Acting Speaker</u>: Thank you very much. Item No. 8 and 9: The honourable Senior Minister for Local Government, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Local Government Bill, 2012, as amended by the Select Committee, may be taken into consideration at once. Honourable Senior Minister for Local Government, please.

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> مہربانی سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> جناب سپیکر! اس پر میری سر، ایک گزارش ہے۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> سردار اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار خان گنڈاپور:</u> تھینک یو، سر۔ سر، میری گزارش ہے آنریبل منسٹر صاحب سے کہ میری بھی امنڈمنٹ ہے، مفتی صاحب کی بھی ہے، اگر ہمیں یہ Allow کر لیں Principles of the Bill کے تحت ہم وہ امنڈمنٹس موو کر لیتے ہیں، اگر Basic idea سے یہ Agree کر لیتے ہیں، ہاؤس کا بھی ٹائم بچ جائے گا اور یہ ہو گا کہ جو ہمارے خدشات ہیں، اس پہ بات کر لیں گے۔ پھر اگر انہوں نے کہا کہ یا وہ

Incorporate کر لیں گے کیونکہ اتنا تو جی ہمیں اندازہ ہے کہ گورنمنٹ کے پاس میجارٹی بھی ہے اور وہ اس کو اگر Kill بھی کرنا چاہے، Basic ہمارا بھی مقصد یہ ہے کہ Improvement ہو، تو ہمیں اگر Allow کر لیں۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب بشیر احمد بلور صاحب، پلیز۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب، چي زه دا پیش کړم نو بیا هغي نه پس د دوئ بیشک خپل هغه امنډمنټ راوړی۔ ما خو مفتی صاحب ته ریکویسټ کړے دے هغوی وائی چي زه به خپل امنډمنټ واپس واخلم، ما خو گنډاپور صاحب ته هم ریکویسټ کړے دے چي تاسو خپل امنډمنټ واپس واخلئ، مونږ دي باندي ډیره خواری کړي ده، سپیکر صاحب! تاسو هم هغه کمیټئ کښي وئ، لاء منسټر هم وو، میاں صاحب هم وو، عبدالاکبر خان هم وو، تقریباً دوه کاله مونږ دي باندي یؤ یؤ خبري باندي ډسکشن کړے دے او بیا د هغي باوجود دا زما د کیبنټ ملگری ناست دی چي کوم وخت، دوه دري ورځي مخکښي د کیبنټ میټنگ شوے وو۔ هغي کښي څه داسي پوائنټ وو چي څنگه دوئ وائی، هغوی Raise کړے وو نو هغي کښي بیا سی ایم صاحب، چیف سیکرټری او ټول سیکرټریز هلته ئے کښینول او بیا دوه گهنټي دوئ ولگولي نو د شپي بیا تقریباً یوولس بجي هغوی دا فائنل کړو نو ما بیا دلته د جمعي په ورځ پیش کړو، ولي چي د زیارت په ورځ هغوی وکړلو، نو دي باندي مونږ ډیره خواری کړي ده، زه به دا ریکویسټ وکړم چي دوئ د دا امنډمنټ واپس واخلی او دا مونږ هم داسي پاس کړو او که بیا چرته مخکښي دوئ، دا خو لا اوس مونږ دي وخت دا وایو، چي کله الیکشن به کیږی هغي نه پس به په دي باندي عملدرآمد کیږی۔ د دوئ که څه داسے خبره وه، هغه به بیا کښینو اوبه گورو، هغي کښي څه امنډمنټ خو آئین کښي هم کیږی نو دا خو څه آئین هم نه دے چي دیکښي به نشی کیدے، قانون دے، دیکښي به بیا کښینو، اوبه ئے کړو خو اوس زه ریکویسټ کوم چي دا اوس څنگه دوئ اووئیل چي مونږ امنډمنټ پیش کوؤ نو پیش د کړی خیر دے خو زه به بیا هم ریکویسټ وکړم چي واپس واخلی، خیر دے دوئ د خپل فرض پوره کړی چي سبا اووائی چي مونږ دا کړے وو، ریکارډ د وی۔ بیشکه د وکړی ما ته اعتراض نشته۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری گزارش یہ ہے کہ Principles of the Bill کے تحت یہ ہوگا کہ Basic idea float ہو جائے گا۔ ویسے بھی ہمیں اندازہ ہے جی کہ پیش تو گورنمنٹ نے کیا ہے ان کے پاس میجارٹی بھی ہے، پاس بھی کرا سکتے ہیں، امنڈمنٹ کو Kill بھی کرا سکتے ہیں لیکن اگر ایک ایک امنڈمنٹ پہ ہم آئیں تو اس میں گورنمنٹ کا بھی ٹائم ضائع ہوگا کیونکہ ایک ایک چیز کو انہیں Explain کرنا پڑے گا، تو میری گزارش یہ ہے کہ میں Principles of the Bill کے تحت بات کر لیتا ہوں، اگر Basic idea کے ساتھ یہ Agree کر لیتے ہیں تو اس چیز کو یا اس پوائنٹ کو امنڈمنٹ میں میں Raise کر لوں گا، باقی کو Withdraw کر لیں گے۔ ٹھیک ہے، سر؟

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ لے آئیں نا، دوئ د راوړی، مونږ ته پري څه اعتراض نشته۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دوئ د خپل امنډمنټس اووائی او زه خو به مفتی صاحب ته خواست وکړم چي دوئ خو د هډو او نه وائی او که سردار صاحب، دے اووائی بیشکه د اووائی او مونږ به بیا دي باندي اوګورو چي که سمے راځی نو بیا به پکښي Include کړو او که سمے نه راځی نو مونږ به ئے هم داسي بیا پاس کړو، بالکل د وکړی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ټهیک ده جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! آنریبل ایم پی اے اسرار اللہ گنڈاپور ٹھیک بات کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مجموعی طور پر ہم اپنا آئیڈیا پیش کریں گے، اگر یہ لوگ Agree کرتے ہیں تو اس طرح چلیں گے، Disagree کرتے ہیں تو اس طرح چلیں گے، ٹائم بچ جائے گا۔ تو یہ اپنی بات کر رہے ہیں اور آئیڈیا بیان کر دیا، Principles of the Bill پر تھوڑی سی بات میں کر لوں گا، پھر وزیر صاحب جس طرح چاہیں گے اس طرح کریں اور وزیر صاحب نے کہا ہے جی کہ میں نے مانا ہے کہ میں واپس کروں گا، یہ ہمارے درمیان وعدہ ہوا تھا کہ آپ نے شیخ نصیب خان کے بارے میں ایف آئی آر کا وعدہ کرنا ہے، درج

کرنے کا اور میں امنڈمنٹ میں آپ کے ساتھ تعاون کروں گا۔ انہوں نے بہت جذباتی تقریر کی ہے (قہقہہ) توانہوں نے زبان تو نہیں کھائی۔ (قہقہہ)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا ہوں، (قہقہہ) اچھا چلیں، مفتی صاحب سے میری ریکویسٹ ہے کہ اب میں کچھ نہیں کہتا۔ (قہقہہ)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، پلیز۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> تھینک یو، سر۔ سر! میں مشکور ہوں۔ سر Basically یہ جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس تھا، اس پہ کافی لوگوں کے خدشات بھی تھے، وقتاً فوقتاً پیش بھی ہوئے، امنڈمنٹس بھی ہوئی ہیں، اب گورنمنٹ نے جو کوشش کی ہے، اس کو Replace کر رہے ہیں ایک نیو آرڈر سے، میرے اس کے متعلق سر کچھ اس قسم کے خدشات ہیں کہ یہ جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس تھا، یہ بالکل ایک مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا دیا ہوا تھا جو کہ لوگوں کے ساتھ اس لیول پہ Dealing نہیں ہو پا رہی تھی، Consultation نہیں ہوئی تھی اور Implement ہو گیا لیکن سر اس سسٹم میں رہتے ہوئے دس بارہ سال گزر گئے، اب ان دس بارہ سالوں میں یہ ہو گیا ہے کہ بہت سی نئی اصطلاحیں جو اسوقت نہیں لگتی تھیں، اب Routine کا حصہ بن گئی ہیں۔ اب اگر ہم اس نئے لاء پر آتے ہیں سر، تو اس میں جو میری امنڈمنٹ ہے، وہ میں نے Basically اس حوالے سے کی ہے کہ کلاز 1 میں میں نے Propose کی ہے کہ آپ اس کو Delete کریں۔ وہ میں اس وجہ سے کہتا ہوں کہ جو بھی آپ کا Basic law ہوتا ہے سر، اس میں یا تو یہ ہوتا کہ یہ قانون فوری نافذالعمل ہو گا یا اس میں ایک Cut off date دیتے ہیں کہ فلاں Date سے نافذالعمل ہو گا یا ایک Retrospective effect دے دیتے ہیں کہ گزشتہ تاریخ سے نافذالعمل ہو گا۔ یہ سر قانون جو ہے، یہ کہتے ہیں کہ: "It shall come into force on such date as Government may, by notification appoint" یعنی قانون ہم پاس کر لیں گے، ایکٹ بن جائے گا لیکن اس کے بعد اس میں Further ایک نوٹیفیکیشن کی ضرورت ہو گی۔ جب سر، یہ Notify ہو جائے گا تو یہ نافذالعمل ہو گا۔ یعنی وہ اسمبلی کی جو Writ ہے اور پلس گورنر صاحب کے جو ایکٹ پہ Sign کرنے کے اختیارات ہیں، اس کے بعد بھی یہ لٹکا رہے گا نوٹیفیکیشن کیلئے۔ ٹھیک ہے سر، یہ ایک نئی اصطلاح ہے، ہم یہ بھی مان لیتے ہیں لیکن آگے چل کر سر تو آپ جتنے بھی اس

اسمبلی کے ایکٹ دیکھ لیں جب آپ ایک چیز کو Repeal کرتے ہیں تو سر Repealing clause ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے کیونکہ ایک قانون بن جاتا ہے، آخر میں یہ کہتا ہے کہ پرانا قانون جو تھا ہم نے Repeal کر دیا، نیا آرڈر ہم لے آئے ہیں۔ اس کے سر آپ دیکھیں، یہ سیکشن 4 میں ہے: "On commencement of this Act"، یعنی جیسے ہی ہم Notify کر لیں گے تو: The North West Frontier Province Local Government Ordinance, so and so shall be repealed and all local governments created under the said law shall stand dissolved، یعنی جتنے لوکل گورنمنٹس تھیں، وہ سارا جوان کا سٹرکچر تھا یا جو بھی تھا، وہ سارے کا سارا Dissolve ہو جائے گا۔ جب ہم سر وہ Dissolve کرتے ہیں تو اس میں صرف آپ کے ناظمین، ٹی ایم اوز وغیرہ یہ نہیں آئیں گے، جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس کے نیچے جو ڈی آر او کے پاس اختیارات ہیں، وہ بھی چلے جائیں گے اور آپ کا جو 70% ایک زرعی صوبہ ہے، اس پہ بھی اس کے اثرات پڑیں گے کیونکہ لوگ اپنی اپیلیں اور ان سب کیلئے پھر دیکھیں گے۔ منسٹر صاحب سے سر، میں نے Off the record بات کی، لاء ڈیپارٹمنٹ سے بھی ہوئی، ان کا سر یہ خیال ہے کہ ان تمام چیزوں کو ہم نے Protection دیا ہے Transition میں جو کہ آگے چل کر 227 میں وہ کہتے ہیں: "Notwithstanding anything contained in this Act, all authorities and all officers who immediately before the enforcement of this Act were exercising functions of Local Governments under the NWFP Local Government Ordinance, 2001 (NWFP Ordinance No. XIV of 2001), shall continue to exercise their respective functions till the Local Councils are constituted"۔ میری سر گزارش یہ ہے، آج آپ کی اتنی Proactive judiciary ہے، اگر کل کو آپ کی کچھ Provisions چلی جاتی ہیں عدالتوں میں تو پہلے Basic question یہ کیا جائیگا کہ آپ کی جو Commencing date ہے، وہ کونسی ہے؟ آپ کہیں گے Pro notification, such and such date سے میں نے اس کو Notify کر لیا، وہ آگے چل کر آپ سے پوچھیں گے کہ سیکشن 4 میں آپ یہ کہتے ہیں کہ میں نے Existing order کو Repeal کر دیا کیونکہ جیسے ہی وہ نافذ العمل ہو گیا یہ Repeal ہو گیا۔ آپ 227 کے اندر جو اس کو Protection دے رہے ہیں، جہاں تک میں اپنی دانست میں اس کو سر، سمجھ رہا ہوں وہ اس وقت ہوتا کہ اگر آپ کے پاس ایک Set up موجود تو ہوتا، جب Four کے نیچے آپ نے اس کو Repeal کر لیا ہے یا تو Four میں آپ یہ کریں کہ جن جن Provisions میں آپ Interested ہیں، آپ ان

کو Saving دیدیں لیکن اگر آپ سارے ایکٹ کو ہی Repeal کر دیتے ہیں تو آپ ایک Vacuum create کرلیں گے، اس Vacuum میں سر یہ ہوگا کہ جو پھر Decision ہوگا، وہ Interpretation of course کیلئے رہ جائے گا، ساتھ ہی سر اس کے متعلق جو میں سمجھتا ہوں، ایک مشکل ہمیں بھی پیش آئے گی کہ آگے چل کر سر جون میں ہم بجٹ پیش کریں گے، آپ کا پراونشل فنانس کمیشن ہے، یہ نہیں ہے کہ ایک منسٹر صاحب لوکل گورنمنٹ کے منسٹر ہیں، ان کے کندھوں پر صرف لوکل گورنمنٹ کا بوجھ نہیں ہے، جب یہ ڈیمانڈ نمبر 42 اور ڈیمانڈ نمبر غالباً 39 ہے جی، اس میں یہ سیلری اور 'نان سیلری' بجٹ پیش کرتے ہیں تو وہ 12 محکموں کا One single liner budget ہے، وہ Single liner budget جو ہے، اس کی جو Protection ہے، وہ آپ نے سر پراونشل فنانس کمیشن کو دیا ہے اور پراونشل فنانس کمیشن جو ہے، وہ 2001ء کے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے نیچے تھا، ابھی آپ Four کے نیچے اس کو Repeal کر دیں گے اور 227 میں جو Protection دے رہے ہیں، وہ Protection میرے خیال سے نہیں بنتا کیونکہ آپ کا لاء جب Repeal ہو گیا تو آپ کے پاس Vacuum ہے۔ تو میں سر یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ایسا کرلیں، یہ میری ایک تجویز ہے کہ سر ہم نے جب بھی یہاں سے ریگولرائزیشن کے ایکٹس پاس کئے ہیں تو وہ Basically ہم امنڈمنٹس تو کرتے ہیں 1973ء کے سول سرونٹس ایکٹ میں، اس سول سروس ایکٹ کو ہم Amend کر لیتے ہیں، اس میں Cut off date دے دیتے ہیں اور اسی ایکٹ کو ہم Overriding effect دے دیتے ہیں، وہ Overriding effect کی وجہ سے 1973ء کا جو سول سرونٹس ایکٹ ہوتا ہے، وہ موجود ہوتا ہے لیکن یہ جو Overriding effect والا نیا ایکٹ آ جاتا ہے، اگر کہیں بھی اس میں Contradiction ہو تو یہ Prevail کرتا ہے۔ تو میری سر یہ گزارش ہوگی کہ آپ اس کو Repeal کی جو کلاز ہے یا تو اس میں جن جن شقوں میں آپ Interested ہیں، ان کو Saving دیدیں، وہ Repeal سے نکال لیں سیکشن 4 میں اور یا سر آپ ایسا کرلیں کہ Repeal کی کلاز نکال کر اس لاء کو Overriding effect دیدیں۔ چونکہ سر میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو مسئلہ ہوگا، آخر میں گورنمنٹ کیلئے ہوگا اور میں سمجھتا ہوں سر گورنمنٹ کیلئے بڑی Embarrassment ہوگی کہ اگر ہم ایک ایکٹ لے آتے ہیں، No doubt کہ اس میں ایک Exercise ہوئی ہے، دو سال تک ہوئی ہے لیکن میں سر یہ سمجھتا ہوں کہ اگر لاء ڈیپارٹمنٹ سے آپ اپنے Views لیں، وہ آج یہ سمجھتے ہیں کہ جو اوریجنل بل تھا جو کہ یہاں پر Table

ہوا تھا، اس کی Vetting کی تھی لیکن جب وہ آ گیا اور سلیکٹ کمیٹی میں چلا گیا تو اس کے بعد اس کی ہمارے کندھوں پہ کوئی ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ ان کا یہ خیال ہے کہ اب یہ Property of the Assembly ہے اور یہ Vetting کے Process سے نہیں گزرا تو کل کو جو مختلف جگہوں پہ مسئلے مسائل اگر کھڑے ہوں تو وہ لاء ڈیپارٹمنٹ کیلئے بھی ایک مشکل ہوگی۔ میری منسٹر صاحب سے ایک گزارش ہے کہ اگر وہ مناسب سمجھیں اور صرف آج کیلئے اس کو ڈیفر کر لیں یا In the meanwhile آپ دوسرے آئٹم پر بات کریں لاء ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، ہم اور یہ اسمبلی میں ہی بیٹھ جاتے ہیں اور ہم اس کو ڈسکس کر لیں، اگر میری بات میں کہیں وزن ہے تو یہ Agree کر لیں، میں اپنی ساری امنڈمنٹس Withdraw کر لونگا، یہ خود ہی کوئی ایک امنڈمنٹ لے آئیں تاکہ کل کو جو مشکلات میں Perceive کر رہا ہوں، ایسا نہ ہو کہ گورنمنٹ کیلئے پھر مشکلات ہوں۔ تھینک یو، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب مفتی کفایت صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سب سے پہلے تو میں منسٹر لوکل گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں، یہ جو اجلاس انہوں نے نہیں بلانا تھا بجٹ سے پہلے، اور یہ جو اجلاس بلایا ہے تو غالباً وہ لوکل گورنمنٹ کے اس ایکٹ کیلئے بلایا ہے، تو اس طرح ہماری ایک ملاقات ہو گئی ہے۔

ملاقاتیں مسلسل ہوں تو دلچسپی نہیں رہتی ؎ یہ بے ترتیب یارانے بڑے دلچسپ ہوتے ہیں

میں اس لئے بھی، میں اسلئے بھی عرض کرتا ہوں کہ ۔۔۔۔

آوازیں: مکرر مکرر۔

(تالیاں)

مفتی کفایت اللہ: مکرر کا اتنا فائدہ نہیں ہوگا جتنا کہ وہ پہلی دفعہ آدمی سن لیتا ہے۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک Concept تھا، یہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے پہلے ہمارے ہاں بلدیات کا، جس میں ایک چیئرمین اور وائس چیئرمین ہوا کرتا تھا اور ایک ضلع کے اندر بھی چیئرمین ہوتا تھا تو لوگوں نے اس کو یاد کیا، یاد کیا، یاد کیا، یاد کرنے کے بعد پھر ہمارے ہاں جنرل مشرف صاحب تشریف لائے تو میں معافی چاہتا ہوں، میں جنرل مشرف صاحب کی اس موقع پر غیبت نہیں کرنا چاہتا لیکن ان کا اپنا یہ خیال تھا کہ ہم مارشل لاء، وہ چیف ایگزیکٹیو تھے، ہم اب قومی اور صوبائی اسمبلی کے انتخابات نہیں کرائیں گے اور اس لوکل گورنمنٹ کو دنیا کے سامنے جمہوریت Base کر لیں گے اور ان کو ہم اختیار دے دیں گے تو اس طرح ہمارا کام بھی چلتا

رہے گا اور جمہوریت بھی ہو گی لیکن میرے خیال میں دنیا نے ان کی سیاست مانی نہیں ہے تو ان کو پھر مجبوری طور پر صوبائی اسمبلی کے انتخاب بھی کرانے پڑے اور قومی اسمبلی کے بھی، تو یہاں اختیارات کا بہت زیادہ عدم توازن ہے۔ وہی اختیار جو ان کے پاس ہوتا ہے، وہی اختیار پھر ہمارے پاس ہوتا ہے اور بعض اوقات ایسی کنفیوژن ہوتی ہے کہ اس کنفیوژن اور ابہام کی وجہ سے پتہ نہیں چلتا کہ یہ محکمہ اب کہاں چلا گیا ہے؟ بہت سارے محکمے گم ہو گئے ہیں اور کچھ محکمے ابھی باقی ہیں۔ اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد صوبے کی طاقت کے حجم کے اندر بہت زیادہ اضافہ ہو گیا، اب جو لوگ چیئرمین اور وائس چیئرمین جانتے تھے تو ان کے بعد ان کو یہ رٹایا گیا کہ اب ناظم اور یونین ناظم، تحصیل ناظم اور ڈسٹرکٹ ناظم۔ جناب سپیکر! پھر اس کے بعد ہم اس سے متعارف ہوئے، ہمارے کرم فرماؤں کو وہ دونوں قسم کے پروگرام اور دونوں منصوبے مناسب نہیں لگے تو انہوں نے کچھ اس سے لیا، کچھ اس سے لیا تو وہ ایک ملغوبہ بن گیا، اتفاق سے ایک شعر یاد آ گیا:

ے بلغ الاولیٰ نام رکھا تھا اس کو دیکھئے
بلغ الااولیٰ نام رکھا تھا اس کو دیکھئے اتنا بگاڑا یاروں نے بغلول رہ گیا

اب جو موجودہ ایکٹ میرے پاس ہے تو انہوں نے اسے بالکل بغلول بنا دیا ہے۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ آپ تو یا پچھلے سسٹم پر اعتماد کر لیں یا نئے سسٹم کو Adopt کر لیں، البتہ اتنی زیادہ ضرورت تھی اس کی کہ جہاں بڑے بڑے اضلاع ہیں اور میونسپل کارپوریشنز ہیں، وہاں آپ ڈسٹرکٹ ناظم کی جگہ اگر میئر اور ڈپٹی میئر کہتے ہیں تو یہ ٹھیک ہے، اس لئے میں نے اس کے اندر ترامیم لائیں اور سب سے زیادہ ترامیم اس کے اندر ہماری ہیں الحمد للہ اور میں آپ کے سیکرٹریٹ کا بھی بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب ہمارے سینیئر منسٹر نے اس کو پاس کیا، اس کو پیش کیا تو اس کے بعد پھر ہمارے پاس Working days نہیں تھے، صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ ہفتے کے دن بھی چھٹی ہو گی تو پھر میں ان کے پاس کل سویرے آیا کہ کل کا ایک Working day آپ دے دیں اور آج کا Working day، چونکہ چار بجے اجلاس ہوتا ہے تو انہوں نے مجھ سے Fully cooperate کیا اور الحمد للہ اس کے اندر شامل ہو گئے۔ یہ بات تو اپنے طور پر صحیح ہے لیکن میں ایک گلہ بھی کرتا ہوں کہ جب بھی انہوں نے لوکل گورنمنٹ ایکٹ متعارف کیا، اسی وقت میں نے ساتھ ترمیم دی تھی لیکن جب دوبارہ میں نے سیکرٹریٹ سے پوچھا، کہا جی، وہ تو Lapse ہو گئی ہے تو میری وہ ترمیم اجلاس سے متعلق نہیں تھی، وہ کوئی توجہ دلاؤ نوٹس نہیں تھا، وہ کوئی اسطرح کوئی چیز

نہیں تھی بزنس میں، وہ تو اس ایکٹ کے ساتھ ترمیم تھی تو ایکٹ اگر چلا گیا سینیٹ کے پاس تو ہماری ترمیم بھی چلی جاتی، اس کو Lapse نہ کیا جاتا۔ میرا یہ خیال ہے، آپ ان کو ذرا یہ ہدایت کریں کہ آئندہ کیلئے جو قانون سازی ہوتی ہے، وہ بہت مشکل ہوتی ہے، ہمارا پہلا ترجیحی کام قانون سازی ہے تو اس کو Lapse نہ ہونے دیں اور اگر خدانخواستہ Lapse ہو گئی تو متعلقہ ایم پی اے کو اطلاع کر دیں کہ آپ کی وہ قانون سازی Lapse ہو گئی ہے اور آپ اس کے بارے میں ذرا ہوشیار رہیں، لیکن خیر یہ تو ہو گیا، مجھے برادرم بشیر بلور صاحب نے کہا ہے کہ آپ اپنی وہ تمام چیزیں واپس لے لیں۔ آپ کو نہیں اندازہ میں نے کتنی راتیں لگائی ہوں گی، پھر میں اردو میڈیم آدمی ہوں، میں انگلش میڈیم آدمی نہیں ہوں، مجھے عربی کے اندر بہت زیادہ مہارت ہے اور مجھے اس سے واجبی تعلق ہے اور جب میں ایم پی اے بنا تو اس کو میں نے زبردستی سیکھا ہے اور الحمدللہ آج میں قانون سازی میں حصہ لے رہا ہوں، آپ کی حوصلہ افزائی ہے لیکن چونکہ ہمارے ہاں یہ روایت ہے کہ بات مان لی جاتی ہے تو میں ان کے اس حکم پر اپنی تمام ترامیم واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کے حوالے سے اس بل کے بارے میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالستار خان پلیز، مختصر سی بات۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! اب اس میں ایک بات، سینیئر منسٹر یہ بل لائے ہیں، غالباً ہمیں اس میں ترمیم بھی لانی تھی لیکن لا نہ سکے ہیں، آج میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ اس بل میں جو نئی شکل میں ہمارے سامنے لائے ہیں 1979ء والا، کچھ باتیں اس سے ہیں اور کچھ نیا جو بلدیاتی نظام ہے، اس سے ایک چیز، بشیر صاحب! میں نے ڈیپارٹمنٹ سے بھی بات کی ہے اس بارے میں اور سینیئر لوگوں سے بھی بات کی ہے، اس میں ایک چیز کو Cover نہیں کر سکتا، جو یہ بل میں باتیں لائی گئی ہیں، رورل ایریاز اور اربن ایریاز، اربن ایریاز میں میونسپل کارپوریشنز ہیں، میونسپل کمیٹیز ہیں، رورل ایریاز میں، ہمارے دیہاتی علاقوں میں جس طرح جو پسماندہ اضلاع ہیں، وہاں پر ٹی ایم ایز آجکل میونسپل سروس کر رہے ہیں۔ جب آپ ٹی ایم ایز کو ختم کر رہے ہیں تو وہاں پہ میونسپل کمیٹیز کا آپ کسی بھی، بعض اضلاع ایسے ہیں کہ وہاں پر وہ تصور نہیں ہے جیسا کہ داسو ہے، ضلعی ہیڈ کواٹر ہے، وہاں پہ ٹی ایم اے ہے اور پہلے سے بھی میونسپل کمیٹی نہ 1979 میں تھی اور نہ آج ہے، جب ٹی ایم ایز ختم ہونگے تو وہاں پہ میونسپل سروس کا کوئی

ادارہ نہیں ہوگا، لہذا میں گزارش کرونگا کہ اس کو بنیاد بنایا تو باقی بہت سے اضلاع میں میونسپل سروسز وہاں سے ختم ہو جائیں گی اس بل میں، تو اس چیز کو بھی آپ، مطلب اس سبجیکٹ پر کوئی قانون سازی ہو جائے تو اس بل میں اس کو کینسل کر دیں سر۔ تھینک یو۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، Thank you very much۔ یہ میرے بھائی نے جو بات کی ہے، یہ تو میں کہتا ہوں کہ Muncipality بھی ہوگی، میونسپل کمیٹی ہوگی، جو جو چھوٹے شہروں میں ہیں اور جو پہلے بھی تھیں اور اب بھی ہونگی اور یہ جو ٹی ایم ایز ہیں، ٹی ایم ایز ختم ہونگے، ڈسٹرکٹ ہوگا، ڈسٹرکٹ کے نیچے کمیٹی ہوگی اور جو کارپوریشنز ہیں، اس میں یونین کونسلیں ہونگیں۔ میں سب سے پہلے یہ عرض کروں کہ میں خاصکر مفتی صاحب کا بہت بہت، بہت بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مہربانی کی اور اپنی ترامیم واپس لیں۔ سپیکر صاحب، اس میں جیسا کہ میرے بھائیوں نے کہا، میں نے جس وقت یہ پیش کیا تو میں اس وقت یہ بھی ریکویسٹ کر سکتا تھا کہ اس کو Adopt کریں، یہ ہماری کمیٹی کی اور رپورٹ تھی اور میرے یہ پیش کرنے کے ساتھ بھی کہہ سکتا تھا کہ اس کو Adopt کریں، تو Adopt کرا لیتے، مگر میں نے کہا نہیں، پھر بھی میرے بھائی دیکھ لیں، اگر کوئی ایسی بات ہو تو ہم اسکو Accommodate کریں گے۔ میرے بھائی نے مجھ سے کوئی بات کی ہے، اپنے مفتی صاحب نے جو فرمایا کہ پہلے ناظم تھے، چیئرمین تھے، پھر ناظم ہو گئے تو لوگوں کے ذہن میں ناظم کی بات تھی اور کوشش یہ تھی کہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر، کوشش ان کی یہ ہوتی ہے کہ ہم اپنی Constituency بنالیں اور ایم این ایز اور ایم پی ایز نہ ہوں تاکہ ہم کام انکے سر پہ چلائیں، تو اللہ کی مہربانی ہے، یہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ کسی صوبے میں بھی ابھی تک انہوں نے کوئی بھی بل پیش نہیں کیا لوکل گورنمنٹ کا، یہ آپ کا صوبہ ہے جس میں ہم نے Initiative لیا ہے اور اس کو ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہم پہ ہمیشہ، یہ جمہوری حکومتوں پہ الزام لگتا ہے کہ کبھی بھی بلدیات کے الیکشن نہیں کرواتے، لوکل گورنمنٹ کے الیکشن نہیں ہوتے، انشاء اللہ یہ ہماری کوشش ہو گی، آج یہ ریکارڈ پیدا کریں گے کہ ہماری حکومت کو یہ اعزاز حاصل ہو کہ یہی سب سے پہلے ڈیموکریٹک حکومت جو ہے، وہ یہ لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کرا لے۔ جہاں تک مفتی صاحب نے کہا کہ یہ Amalgamation ہے، تو یہ Amalgamation ایسی نہیں ہے، دیکھیں جیسے پہلے ہمارا اختلاف تھا 2001ء میں، 2001ء آرڈیننس میں یہ اختلاف تھا کہ انہوں نے تین ایسے کام کئے جو کہ بالکل وہ ہو ہی

نہیں سکتے تھے۔ایک سب سے بڑا کام جو کہ اربن اور رورل کو ایک کر دیا۔اب اربن کے اپنے پرابلمز ہیں، رورلز کے اپنے پرابلز ہیں تو انہوں نے سب کو اکٹھا کر دیا تو Automatically وہ چیز نہیں چل سکتی تھی۔دوسرا جو انہوں نے سب سے بڑی زیادتی کی کہ ایک میرے جیسے آدمی پہ، یہاں پہ ایک منسٹری اور میں پوری منسٹری صدق دل سے اور Honestly سے چلاؤں تو مشکل ہو جاتا ہے کہ پوری منسٹری چلاسکوں۔تو ایک آدمی پہ آپ نے اٹھارہ محکمے، ایک ناظم اعلیٰ جو ہے ڈسٹرکٹ میں ہیلتھ بھی وہ دیکھے گا، ایجوکیشن بھی وہ دیکھے گا، سوشل ویلفیئر بھی وہ دیکھے گا، لوکل گورنمنٹ کے کام بھی وہ کریگا، ہائر ایجوکیشن کو بھی دیکھے گا، ایلیمنٹری ایجوکیشن کو بھی دیکھے گا جو ایک بندے کے بس کی بات ہو ہی نہیں سکتی، سب چیزیں Ignore ہوتی رہیں۔تیسری بات جو تھی، اس میں انہوں نے جو کیا تھا، وہ انہوں نے ایگزیکٹیو اختیارات دے دیئے تھے، اب ایک Elected آدمی کو آپ جب ایگزیکٹیو اختیار دیتے ہیں تو وہ تو کسی کو نہیں کہہ سکتا کہ آپ، چور کو چور تو نہیں کہہ سکتا، کل بدمعاش کو بدمعاش تو نہیں کہہ سکتا۔آپ نے دیکھا کہ جس وقت سوات میں حالات خراب ہوئے تو اس وقت جتنے بھی ناظمین صاحبان تھے، چاہیئے تھا کہ وہ ایگزیکٹیو پاورز ان کے پاس تھے، وہ وہاں پہ آرڈر کرتے، وہ وہاں پہ پولیس کو حکم دیتے، وہاں پہ سارے جتنے ناظمین صاحبان تھے، کچھ پشاور میں آ گئے اور کچھ اسلام آباد میں چلے گئے، تو کوئی بھی وہاں پہ تھا ہی نہیں کہ کوئی پولیس کو وہاں آرڈر دے سکے۔ہمارے صوبے میں، یہاں پر ہمارے پشاور میں آپ دیکھ لیں کہ یہاں پر کوئی بھی ایسا نہیں تھا کہ کھڑا ہو کر کہتا کہ لاٹھی چارج کریں یا آنسو گیس، کوئی ذمہ دار بندہ ہی نہیں تھا، تو اس لئے ہماری یہ ایگزیکٹیو پاورز جو ہیں تو ہمیشہ ایک ایگزیکٹیو آفیسر کے پاس ہونی چاہئیں تاکہ اگر ایگزیکٹیو آفیسر کوئی غلط کام کرے یا پولیٹیکل حکومت کے زیر اثر ہوتے ہوئے نہ کرے تو پولیٹیکل حکومت اس کو کچھ نہیں کر سکتی، وہ اٹھارہ گریڈ کے آفیسر کو او ایس ڈی بنا دے گی، زیادہ سے زیادہ دوسری جگہ بھیج دے گی مگر جب تک یہ ایگزیکٹیو لوگوں کے پاس اختیار ہو ایگزیکٹیو کام کا، تو وہ (کام) صحیح طریقے سے چل سکتا ہے، Individually یا کوئی پرائیویٹ بندہ یا کوئی Elected بندہ وہ کام نہیں کر سکتا جو کہ ڈپٹی کمشنر یا ایک کمشنر یا ایک مجسٹریٹ کر سکتا ہے، تو اس کی وجہ سے یہ تینوں چیزیں تھیں جس کی وجہ سے ہم نے کہا کہ اس کو ہم تبدیل کرتے ہیں۔ہم نے کچھ حصے اس کے بھی رکھے، 79ء کے بھی اور کچھ یہ ہم نے 2001ء کو بھی اس میں Accommodate کیا۔میرے بھائی نے جو بات کی، میں نے ان سے ڈسکس بھی کیا ہے، انہوں نے تو خود کہا ہے کہ ہمارا جو یہ سیکشن جس کے بارے میں انہوں نے بات کی ہے اور خود انہوں نے

اس کا جواب بھی دیا ہے، انہوں نے پہلے یہ سیکشن 1 کی سب سیکشن (3) کی بات کی کہ یہاں پر انہوں نے یہ "It shall come into force on such date as Government may, by notification appoint, and different dates may be appointed for different provisions of this Act" اس میں یہ نہیں ہے کہ ہم نے یہ کیس، ہم نے بہت زیادہ ڈسکشن بھی کی ہے، میں نے جیسے پہلے بھی عرض کیا کہ اس کے بارے میں ہماری کیبنٹ میں بھی تقریباً تین گھنٹے تک اس پر ڈسکشن ہوئی اور اسی پوائنٹ پر جو سردار صاحب فرمارہے ہیں، اسی پہ ہم نے بات کی ہے۔ چونکہ یہ آج ہم اس کو نافذ کرینگے تو اس کا مطلب ہے کہ جتنا بھی ہمارا 2001 کا ایکٹ ہے، وہ ختم ہو گیا تو آج تو الیکشن نہیں ہوا، کون اس کو کنٹرول کریگا، کون دیکھے گا؟ تو جیسے انہوں نے خود فرمایا کہ 227 جو ہے، وہ سیکشن انہوں نے خود بھی پڑھی ہے، اگر کہتے ہیں تو میں بھی آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ تو اس میں ایسی چیز ہے کہ ایکٹ اس وقت نافذ العمل ہوگا، آپ کو یاد ہوگا کہ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ Retrospectively اس کو نافذ کیا جاتا ہے، قانون بعد میں بنتا ہے۔ پہلے کہہ دیتے ہیں کہ اس وقت سے وہ، شروع سے یہ قانون یہاں تک Apply ہوگا تو اس میں ہم نے یہ لکھا ہے کہ جس وقت ہمیں، یہ 227 اگر آپ پڑھیں: "Notwithstanding anything contained in this Act, all authorities and all officers who immediately before the enforcement of this Act were exercising functions of Local Governments under the NWFP Local Government Ordinance, 2001 (NWFP Ordinance No. XIV of 2001), shall continue to exercise their respective functions till the Local Councils are constituted under this Act" یہ اس وقت تک اپنا کام جاری رکھیں گے جس وقت تک لوکل کونسلز کے الیکشنز ہونگے اور وہ نافذ العمل نہیں ہوگا، تو اسلئے میرے خیال میں یہ ان کے جو خدشات ہیں، وہ میرے خیال میں، میرے لاء منسٹر کے خیال میں، میری کیبنٹ کے خیال میں ایسا نہیں ہے جو ہم نے لکھا ہے، یہ ہم نے ٹھیک لکھا ہے۔ میں درخواست کرونگا میرے بڑے اچھے دوست بھی ہیں اور بڑے پرانے پارلیمنٹیرین بھی ہیں اور قانون پر بہت زیادہ دسترس بھی رکھتے ہیں، میں ان سے ریکویسٹ کرونگا کہ یہ اپنی امنڈمنٹس واپس کریں اور میں نے ان کو پہلے ہی، جب وہ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ان کو عرض کیا کہ اس کے بارے میں ہم نے بہت زیادہ میٹنگز کیں، پوری کیبنٹ نے اس کو ڈسکس کیا اور پھر جتنے سیکرٹریز، سیکرٹری لاء، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ، کمشنرز جتنے بھی ہمارے صوبے میں کمشنرز صاحبان ہیں،

ان سب نے بیٹھ کر اور چیف سیکرٹری کی صدارت میں یہ پورے ایکٹ کو انہوں نے دیکھا اور اس کے بعد ہم نے اسمبلی میں پیش کیا، تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ آپ مہربانی کرکے واپس لیں تاکہ اس کو ہم پاس کریں اور پھر بیٹھ کر اگر کوئی بات ہوئی تو ہر وقت کر سکتے ہیں۔ آئین میں ترمیم ہو سکتی ہے تو یہ ایکٹ آئین سے کوئی بڑی چیز تو نہیں، اس میں بھی ہو سکے گی، اگر کوئی حالات ایسے پیدا ہوئے، تو میری ریکویسٹ ہوگی آپ سے کہ اگر مہربانی کرکے آپ واپس لے لیں اپنی ترمیم تو میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، پلیز۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر، بس دو منٹ میں میں بات کر لیتا ہوں، یقیناً سر، جیسے کہ منسٹر صاحب نے کہا، انہوں نے ڈسکشن بھی کی ہے، میں اس کو سر، اس Sequence میں دیکھتا ہوں کہ جو سیکشن ون ہے، چار ہے اور 222، اس کو Continuity میں دیکھیں، سیکشن ون کے نتیجے میں ایک چیز Commence ہو جاتی ہے، شروع ہو جاتی ہے، نوٹیفیکیشن کے بعد، جیسے ہی وہ Notify ہو جائے گا Existing order repeal ہو جائے گا۔ جب Repeal ہو جائے گا تو Vacuum پیدا ہوگا اور جو 222 Saving کے نیچے ہے، جب Order repeal ہو گیا تو وہ کس اتھارٹی سے، اپنے اختیارات کہاں سے ان کے جنم لینگے؟ آرڈر کو تو آپ نے Repeal کر دیا Four کے نیچے، 222 میں آپ اس کو Protection دیتے ہیں۔ میں Wording کے حوالے سے کہتا ہوں۔ میرا مقصد ریکارڈ پر لانا تھا، باقی جیسا کہ منسٹر صاحب کہتے ہیں میں Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: Thank you very much۔ خپل موشن تاسو راولئ۔ آنریبل سینیئر منسٹر فار لوکل گورنمنٹ، پلیز۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: جناب سپیکر صاحب! میں سب سے پہلے سردار صاحب کا شکر گزار ہوں، پھر مفتی صاحب کا اور تمام بھائیوں کا، جنہوں نے مہربانی کی اور ہمیں یہ اجازت دی کہ میں اس کو پیش کروں پاس کروانے کیلئے۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کا لوکل گورنمنٹ بل 2012 پاس کرنے کی تحریک میں پیش کرنا چاہتا ہوں، پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Acting Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Local Government Bill, 2012, as amended by Select Committee, زیر غور، دا یؤ لفظ پکښي راولئ، غور کرنے کیلئے، Consideration د پاره۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: هغه خو ما کړے وو، نو امنډمنټ دوئ شروع کړو۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: هں جی؟

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: Consideration خو ما کړے وو۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: هغه نه دے شوے، هغي نه مخکبني مفتی صاحب او دوئ خبري وکړي۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومت، مجریہ 2012ء کا زیر غور لایا جانا

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: هغه خو ما کړے وو خو مفتی صاحب بیا پکښي ګډبډ وکړل (شور) مسٹر سپیکر صاحب، میں خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ بل 2012 کو فوری طور پر زیر بحث لانے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Local Government Bill, 2012, as amended by the Select Committee, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 227 of the Bill; therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 227 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 227 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومت، مجریہ 2012ء کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Acting Speaker:</u> 'Passage Stage': Now honourable Senior Minister for Local Government, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government Bill, 2012, as amended by the Select Committee, may be passed. Honourable Senior Minister, please.

سینئیر وزیر (بلدیات): ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں محکمہ بلدیات خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ بل 2012 کو پاس کرنے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Local Government Bill, 2012, as amended by the Select Committee, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): آپ کی وساطت سے سارے ہاؤس کا اور خاص کر مفتی صاحب کا، سردار صاحب کا اور تمام اپنے دوستوں کا، اپوزیشن میں جو بیٹھے ہیں، جو گورنمنٹ کی بنچز ہیں، سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بڑے تحمل سے ہماری باتوں کو سنا اور ہم نے یہ بل پاس کیا۔ Thank you very much۔

Mr. Acting Speaker: Thank you.

مسودہ قانون مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا

(اعلیٰ تعلیمی قابلیت پر پیشگی اضافہ کے بقایاجات کی ادائیگی کا خاتمہ)

Mr. Acting Speaker: Item No. 10 and 11: The honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Cessation of Payment of Arrears on Advance Increments on Higher Educational Qualification Bill, 2012, may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Finance, please. Arshad Abdullah Sahib, please.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Thank you, Sir. On behalf of Minister Finance, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Cessation of Payment of Arrears on Advance Increments on Higher Educational Qualification Bill, 2012, may be taken into consideration at once. Thank you.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Cessation of Payment of Arrears on Advance Increments on Higher Educational Qualification Bill, 2012, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

(اعلیٰ تعلیمی قابلیت پر پیشگی اضافہ کے بقایاجات کی ادائیگی کا خاتمہ)

Mr. Acting Speaker: 'Passage Stage': Now honourable Minister for Law, on behalf of Finance Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Cessation of Payment of Arrears on Advance Increments on Higher Educational Qualification Bill, 2012 may be passed. Honourable Minister, please.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Thank you, Sir. On behalf of Minister Finance, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Cessation of Payment of Arrears on Advance Increments on Higher Educational Qualification Bill, 2012, may be passed. Thank you.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Cessation of Payment of Arrears on Advance Increments on Higher Educational Qualification Bill, 2012, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

مجلس قائمہ نمبر 7 برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No. 12: Mr. Parvez Ahmad Khan, honourable MPA / Chairman of Standing Committee No. 7 on C & W Department, to please move that the report of the Committee, already presented in the House on 06-03-2012, may be adopted. Mr. Parvez Ahmad Khan, please.

Mr. Parvez Ahmad Khan: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that the report of Standing Committee No. 7 on Communication and Works Department, as presented in the House on 6th March, 2012, may be adopted.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 7 on C & W Department may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

(Applause)

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

(مسودہ قانون جامعات خیبر پختونخوا، مجریہ 2011)

Mr. Acting Speaker: Item No.13: Honourable Minister for Higher Education / Chairman, Select Committee, to please move for extension in period for presentation of the report of the Select Committee, with regards to the Khyber Pakhtunkhwa, Universities Bill, 2011, under rule 94 of the Rules of Procedure, 1988. Honourable Minister for Higher Education, please.

Qazi Muhammad Asad Khan (Minister for Higher Education): Thank you, Sir. Mr. Speaker, I beg to move that under the second proviso to sub rule (1) of rule 94 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, the time for presenting report of the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa Universities Bill, 2011 may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Minister for presentation of the report of Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Universities Bill, 2011? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

(مسودہ قانون جامعات خیبر پختونخوا مجریہ 2011)

Mr. Acting Speaker: Item No. 14: Now honourable Minister for Higher Education / Chairman Select Committee, to please present before the House the report of Select Committee with regard to the Khyber Pakhtunkhwa Universities Bill, 2011. Honourable Minister for Higher Education, please.

Minister for Higher Education: Thank you, Mr. Speaker. I beg to present the report of the Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa Universities Bill, 2011 in the House.

Mr. Acting Speaker: The report stands presented. The sitting is adjourned till 04:00 pm of Friday afternoon, dated 11-05-2012.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 11 مئی 2012ء بعد از دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

<u>سوال نمبر 29 (منجانب محترمہ نور سحر)</u>: کیاوزیر محنت وافرادی قوت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ادارہ برائے سماجی تحفظ کارکنان(ESSI) لیبر کی فلاح و بہبود کیلئے کام کر رہا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2010 اور 2011 کی کارکردگی، رجسٹرڈ انڈسٹریز اور لیبر کی تعداد کی تفصیل، صنعت وائز اور شہر وائز فراہم کی جائے، نیز نئی رجسٹرڈ انڈسٹریز اور بھٹہ خشت کی تعداد بتائی جائے اور بعض انڈسٹریز رجسٹرڈ نہ ہونے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

<u>جواب:</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) ادارے کی سال 10-2009 اور سال 11-2010 کی کارکردگی رپورٹ ضمیمہ ایوان کو فراہم کی گئی۔ ادارہ ہذا نے کل 4255 صنعتی و تجارتی اداروں کو رجسٹر کیا ہے جن میں تحفظ شدہ کارکنوں کی تعداد 62918 جن کی صنعت وائز اور شہر وائز تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

مالی سال 11-2010 کے دوران کل 656 صنعتی و تجارتی اداروں کو سوشل سیکورٹی سکیم کے تحت رجسٹر کیا گیا ہے جن میں 186 بھٹہ خشت Brick kilns بھی شامل ہیں۔

ادارہ ہذا اپنے محدود مسائل کے باعث صرف ان مقامات پر طبی مراکز قائم کرتا ہے جہاں صنعتی اداروں اور کارکنوں کی خاطر خواہ تعداد موجود ہو۔ ادارہ نے صوبہ بھر میں تمام صنعتی یونٹوں کو رجسٹر کیا۔ یہ اسی طرح سال 11-2010 میں چشمہ شوگر ملز ڈی آئی خان اور دیگر صنعتی و تجارتی اداروں کے کارکنوں اور ان کے زیر کفالت افراد کو طبی سہولیات کی فراہمی کیلئے ڈسپنسری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(مطلوبہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

<u>سوال نمبر 60 (منجانب محترمہ نور سحر)</u>: کیاوزیر معدنیات و ٹیکنیکل ایجوکیشن ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں فنی تعلیمی پراجیکٹ کیلئے قرضے استعمال نہ ہونے کی وجہ سے واپس کئے گئے ہیں۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو قرضوں کی مالیت، دیئے گئے سود کی تفصیل اور ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جواب:</u> (الف) جی ہاں یہ درست ہے، کہ پچھلے پانچ سالوں میں فنی تعلیمی منصوبے کے قرضے استعمال نہ ہونے کی وجہ سے واپس کئے گئے ہیں۔ استعمال نہ ہونے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(ب) (1) 15.7 ملین ڈالر کے منصوبے میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے قرضے کے معاہدے اور خیبر پختونخوا حکومت اور وفاقی حکومت کے منظور کردہ منصوبے کے PC-1 میں 6 ملین ڈالر کے اجزاء (Components) میں فرق تھا۔ جس کی وجہ سے منصوبے کے آگے بڑھنے کا عمل بہت سست رفتار تھا۔

(2) ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ کے مطابق منصوبے کا ڈیزائن مقامی حالات کے مطابق حقیقت پسندانہ نہیں تھا اور نہایت پیچیدہ تھا۔ حالانکہ منصوبے کا PC-1 ایشیائی ترقیاتی بینک کے کنسلٹنٹ نے تیار کیا تھا۔

(3) مندرجہ بالا تضادات دور کرنے کیلئے محکمہ فنی تعلیم خیبر پختونخواہ نے مئی 2007، جنوری 2008، اور مارچ 2008 میں ایشیائی ترقیاتی بینک کو قرضے کی مختصگی میں تبدیلی Reallocation of loan proceeds کیلئے تجاویز ارسال کیں، لیکن ایشیائی ترقیاتی بینک نے کوئی مثبت ردعمل ظاہر نہیں کیا۔

(4) اگست 2008 میں ایشیائی ترقیاتی بینک، صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت کے درمیان سہ فریقی اجلاس اقتصادی امور ڈویژن میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات خیبر پختونخوا (P&D Department) نے صوبائی حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے محکمہ فنی تعلیم کی تجاویز کی تائید نہیں کی اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے ساتھ قرضہ کینسل کرنے پر راضی ہو گئے۔

(ب) منصوبے کی کل مالیت US$15.7million تھی۔ جس میں ایشیائی ترقیاتی بینک کا حصہ US$11.00 million تھا۔ کل صرف شدہ قرض US$1.937million (SDR 1.261 million) تھا۔ ایشیائی ترقیاتی بینک صرف خرچ شدہ رقم پر ایک فی صد سود وصول کرے گا۔ اصل زر اور سود کی وصولی 2013 سے نافذ العمل ہو گی۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے قرضہ واپسی کے شیڈول (Amortization schedule) کے مطابق تمام وصولی نومبر 2036 تک مکمل کر لی جائے گی۔

چونکہ محکمہ فنی تعلیم اور منصوبے (project) کے افسروں کی (الف) میں دی گئی وجوہات میں کوئی ذمہ داری نہیں بنتی اور خیبر پختونخوا حکومت یا وفاقی حکومت کو کوئی مالی نقصان نہیں ہوا اس لئے کسی کارروائی کا جواز نہیں بنتا۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ PCR سے متعلقہ حصوں کی نقول۔ صرف خرچ شدہ رقم پر سود کے متعلق ایشیائی ترقیاتی بینک سے حاصل کی گئی معلومات، وضاحت، جدول اور برقیئے (E-mails) کی کاپیاں ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>سوال نمبر 61 (منجانب محترمہ نور سحر)</u>: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ وائلڈ لائف نے کئی Peasantries بنائے ہیں۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ دو سالوں کے دوران بنانے گئے Peasantries، ان میں جنگلی جانوروں کی تعداد اور ان کی خوراک پر آنے والے اخراجات کی تفصیل ماہانہ کے حساب سے فراہم کی جائے۔

(ii) مذکورہ Peasantries میں بیمار اور مرنے والے جنگلی جانوروں کی بھی تفصیل فراہم کی جائے۔

<u>جواب</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) محکمہ وائلڈ لائف خیبر پختونخوا میں گزشتہ دو سال میں مندرجہ ذیل فیزنٹریاں بنائی گئی ہیں۔ان فیزنٹریوں میں کوئی جنگلی جانور نہیں رکھا گیا ہے۔البتہ مختلف قسم کے پرندے افزائش نسل کیلئے رکھے گئے ہیں۔ جن کی تعداد اور ان پر آنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام فیزنٹری	ضلع	تعداد (موجودہ)	ماہانہ اخراجات (اوسطاً)
1	شیر آباد فیزنٹری	پشاور	94 عدد	9800/-
2	ظفر پارک فیزنٹری	ملاکنڈ	48 عدد	5945 روپے
3	سفاری پارک فیزنٹری	ملاکنڈ	38 عدد	3654 روپے

(ii) چونکہ فیزنٹریوں میں کوئی جنگلی جانور نہیں رکھا گیا ہے لہذا کوئی بھی جنگلی جانور نہ ہی بیمار ہوا نہ ہی مرا۔ بہر حال ان دو سالوں میں مرنے والے پرندوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام فیزنٹری	ضلع	گزشتہ دو سالوں میں مرنے والے پرندوں کی تعداد
1	شیر آباد فیزنٹری	پشاور	20 عدد
2	ظفر پارک فیزنٹری	ملاکنڈ	63 عدد
3	سفاری پارک فیزنٹری	ملاکنڈ	11 عدد